اِیمان کیا ہے؟

اہم سوالات

ڈاکٹر آر. سی. سپرول

اِیمان کیا ہے؟

اہم سوالات

ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول

UCRT
URDU CENTER FOR
REFORMED THEOLOGY
اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی

جُملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

Originally published in English under the title:
What is Faith?
© 2014 by R.C. Sproul

Published by Ligonier Ministries
421 Ligonier Court, Sanford, FL 32771, U.S.A.
Ligonier.org
Translated by permission. All rights reserved.

نام کتاب: ایمان کیا ہے؟

مصنف: ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول

مترجم: رسف سرفراز

نظرِ ثانی: ڈاکٹر ایلیاہ میسیؔ

اِشاعت: اوّل ۲۰۲۵ء

ناشرین: اُردُو سنٹر فار رِیفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org

اِس کتاب کا ترجمہ اور اِشاعت لیگنیر منسٹریز (Ligonier Ministries) اَمریکہ کی اِجازت سے کیا گیا ہے۔ آپ اِس کتاب کو ہماری ویب سائٹ اُردُو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org سے مفت حاصل کر سکتے ہیں، مگر یہ کتاب فروخت کے لیے نہیں۔

فہرستِ مضامین

باب اوّل	ایک پُراُمید رُویا................................	۴
باب دوم	اِیمان کی مثالیں................................	۲۱
باب سوم	خدا کی طرف سے نعمت....................	۴۶
باب چہارم	خدا کا کلام؛ باعثِ تقویت..................	۵۶

بابِ اوّل

ایک پُر اُمید رُوٗیا

جب ہم مسیحیت کے بارے میں بات کرتے ہیں تو ہم اِسے "مسیحی مذہب" کے بجائے "مسیحی اِیمان" کہنے کا زیادہ رجحان رکھتے ہیں۔ ایسا کہنا اِس لحاظ سے بھی مناسب ہے، کیوں کہ اِیمان کا تصور مسیحیت کے لئے بنیادی ہے، اور مخلصی کے بائبلی نظریے کے مطابق ایمان مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اِس کے باوجود ایمان ایک کثیر الجہتی تصور ہے، اِس لئے بہت سے مسیحی بھی اِسے سمجھنے کی کشمکش میں مبتلا ہیں کہ اِیمان کیا ہے؟

اِس کتابچے میں، مَیں ایمان کی ماہیت کا جائزہ اُس انداز میں لینا چاہتا ہوں جیسے بائبل میں اِس کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہم اِس بات پر بھی توجہ مرکوز کریں گے کہ اِیمان کیسے ہماری نجات سے تعلق رکھتا ہے اور اِس کے اُن ضروری عناصر پر تبادلہ خیال کریں گے جسے ہم "نجات بخش" اِیمان کہتے ہیں۔ ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ ایمان کا استدلال سے کیا تعلق ہے اور اِس تصور کے سلسلے میں بائبل میں ہمیں کن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا۔

اِیمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد

بائبل میں ایمان کی سب سے بنیادی اصطلاح عبرانیوں کے خط میں پائی جاتی ہے۔ ”اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اور اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔ کیوں کہ اُسی کی بابت بزرگوں کے حق میں اچھی گواہی دی گئی“ (۱۱:۱-۲)۔ عبرانیوں کے مصنف نے اِیمان اور اُمید کے درمیان کیا امتیاز بیان کِیا ہے۔ یہ دونوں تصورات گہرے طور سے آپس میں مربوط ہیں، مگر پھر بھی مختلف ہیں۔ اِسی طرح، پولُس رسول ۱-کرنتھیوں ۱۳ باب میں مسیحی خوبیوں کے عظیم ترتیح کے بارے میں لکھتا ہے: یعنی ایمان، اُمید اور محبت۔ اِس اقتباس سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اِیمان اور اُمید کے درمیان امتیاز ہے۔

اِس سے پہلے کہ ہم اِن تصورات کے درمیان ربط تلاش کریں، آیئے ہم اُمید کے بائبلی نظریے پر بات کرتے ہیں، کیوں کہ عصرِ حاضر میں لفظ ”اُمید“ مغربی ممالک کے مقابلے میں نئے عہد نامے میں قدرے مختلف طریقے سے کام کرتا ہے۔ جب ہم اُمید کا لفظ استعمال کرتے ہیں، تو ہم عمومی طور پر اپنے دِلوں میں خواہش کی جذباتی کیفیت کا حوالہ دیتے ہیں کہ ہم مستقبل میں کیا کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ وہ پورا ہوگا بھی کہ نہیں۔ ہم اُمید کرسکتے ہیں کہ ہماری پسندیدہ ٹیم فٹ بال یا باسکٹ بال میچ جیت جائیں گی، لیکن ممکن ہے ہماری یہ اُمید کبھی پوری نہ ہو۔ مثال کے طور پر، مس پٹسبرگ اسٹیلرز (فٹ بال ٹیم) کا مستقل مدّاح ہوں، اور مجھے باقاعدگی سے یہ اُمید رہتی ہے کہ میری ٹیم اپنا فٹ بال کا مقابلہ جیت جائے گی۔ لیکن یہ ایک بے کار اور فضول اُمید کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یہ ایک قسم کی ایسی اُمید ہے جو ہمیں شرمندہ نہیں کرتی (موازنہ، رومیوں ۵:۵)، لیکن پھر بھی مس مسلسل ڈرتا ہوں کہ کہیں میری پسندیدہ ٹیم کے لئے میری

اُمیدیں مجھے شرمندہ نہ کردیں، کیوں کہ جب وہ باقاعدگی سے چیمپئن شپ جیتتے ہیں، تو وہ بعض مقابلے ہارتے بھی ہیں۔

تاہم، جب بائبل اُمید کی بات کرتی ہے تو یہ مستقبل کے اُن نتائج کی خواہش کی طرف اشارہ نہیں کرتی جو غیر یقینی ہیں، بلکہ مستقبل کے ایسے نتائج کی خواہش کے متعلق بتاتی ہے جو مطلقاً یقینی ہیں۔ خدا کے وعدوں پر اعتماد کی بنیاد پر ہم نتائج کے بارے میں مکمل بھروسا کر سکتے ہیں۔ جب خدا مستقبل کے لئے اپنے لوگوں سے وعدہ کرتا ہے اور کلیسیا اُسے سمجھ لیتی ہے تو ایسی اُمید کو "جان کا لنگر" کہا جاتا ہے (عبرانیوں ٦: ١٩)۔ لنگر وہ ہے جو جہاز کو سمندر میں بے مقصد بہنے سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ کل کے لئے خدا کے وعدے آج ایمان داروں کے لئے لنگر ہیں۔

جب بائبل فرماتی ہے کہ "ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد ہے" (عبرانیوں ١١:١)، تو اِس کا مطلب ہے کہ ایمان حقیقتاً اہمیت رکھتا ہے اور یہ نہایت قابلِ قدر چیز ہے۔ یعنی کہ ایمان اُمید کے جوہر کو بیان کرتا ہے۔ حقیقی معنوں میں، اُمید مستقبل کی چیزوں پر ایمان رکھنا ہے۔ اِیمان، اعتماد کا ایک مضبوط عنصر ہے۔ اگر میری اُمید اُس چیز پر مبنی ہے جس کے متعلق خدا نے کہا کہ مستقبل میں پوری ہو گی، تو مستقبل کے اِس وعدے کے لئے میری اُمید فقط وعدہ کرنے والے پر میرے بھروسے اور اعتماد سے ثابت ہوتی ہے۔ مَیں اُمید کر سکتا ہوں، کیوں کہ مَیں خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔ مَیں اپنے کل کے لئے خدا کے وعدے پر بھروسا کر سکتا ہوں، کیوں کہ ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد ہے؛ میری

اُمید محض خیالِ باطل، ایک تصور، یا بے کار خوابوں پر مبنی خواہش کی تجویز نہیں۔ بلکہ یہ ایک ٹھوس بنیاد پر مبنی ہے۔

اِیمان اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔

عبرانیوں کا مصنف ایمان کی اصطلاح کو مزید بیان کرتا ہے کہ؛ "ایمان۔۔۔ اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔" مصنف نے یہاں انسانی بدن کے ایک حواس کا حوالہ استعمال کِیا ہے جس سے ہم علم حاصل کرتے ہیں، یعنی بصارت کی حِس۔ آج کل ایک معروف معقولہ ہے کہ "دیکھنا ہی ایمان لانا ہے۔" اِس طرح مسوری لوگ یہ کہنا پسند کرتے ہیں، "ہاں، مجھے دِکھاو"۔ یہ روّیہ بائبلی ایمان کے خلاف نہیں، کیوں کہ نیا عہد نامہ ہمیں تاریکی میں غیر مدلل و عاجلانہ طور پر اِنجیل پر ایمان لانے کے لئے نہیں بُلاتا، بلکہ چشم دید گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر جو کتابِ مقدس میں بیان کی گئی ہیں کہ وہ مسیح کے ساتھ رہتے ہوئے کیا کرتے اور کیا دیکھتے تھے۔

مثال کے طور پر، پطرس کی رسولی گواہی کے متعلق سوچیں: "جب ہم نے تمہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کِیا تھا تو دغا بازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اُس کی عظمت کو دیکھا تھا" (۲-پطرس ۱: ۱۶)۔ اِس طرح لوقا جب اپنی اِنجیل کا آغاز کرتا ہے تو تھیُفلُس کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے "مَیں نے مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے اُن کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں" (آیت ۳)۔ وہ اُن چیزوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اُنہوں نے بطورِ چشم دید گواہ ثابت کی ہیں۔ اسی طرح جب پولُس رسول

۱-کرنتھیوں ۱۵ باب میں قیامت پر اپنے اعتقاد کا دفاع کرتا ہے، تو وہ جی اُٹھے مسیح کے چشم دید گواہوں سے اپیل کرتا ہے: یعنی کیفا، بارہ لوگ، پانچ سو کی جماعت، یعقوب، اور سب رسولوں سے جن کو وہ دِکھائی دِیا (آیات ۵-۷)۔ پھر وہ لکھتا ہے، ”اور سب سے پیچھے مجھ کو جو گویا ادھورے دِنوں کی پیدائش ہوں دِکھائی دِیا“ (آیت ۸)۔ پولُس لکھتا ہے ”میں قیامت المسیح پر ایمان رکھتا ہوں کیوں کہ بہت سے چشم دید گواہوں نے جی اُٹھے مسیح کو دیکھا اور میں نے بھی بذاتِ خود اُسے دیکھا۔“

لہٰذا، نئے عہد نامے میں اِیمان اور دیکھنے کے درمیان ایک ربط موجود ہے، پھر بھی عبرانیوں کا مصنف ایمان کو ایسی چیزوں کے ثبوت کے طور پر بیان کرتا ہے جو اَن دیکھی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ دلیل دیتے ہیں کہ اَن دیکھے اِیمان کو نیک یا راست قرار دینے کے لئے بائبل کی ایک بنیاد موجود ہے۔ بہر حال، اگر کوئی دیکھ نہیں سکتا تو اُسے اندھا کہا جاتا ہے، لہٰذا، اگر ایمان اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے، تو اِس کا مطلب یہ ہونا چاہئے کہ مُصنف جس ایمان کی بات کر رہا ہے اندھا اِیمان ہے۔

میں کسی ایسی چیز کے متعلق نہیں سوچ سکتا جو عبرانیوں ۱۱: ۱-۲ کے مفہوم سے ہٹ کے بیان کی گئی ہو۔ اَن دیکھے ایمان کو فروغ دینے والے کہتے ہیں: ”ہم جس پر یقین کرتے ہے بغیر کسی وجہ کے یقین کرتے ہیں۔ ہمارا یہ بھروسا بلامعاوضہ ہے۔“ درحقیقت یہ ایک نظریہ ہے جس میں اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے اور گہرا سانس لے کر خواہش کی جاتی ہے اور پھر اعتماد سے اقرار کرنا ”یہ واقعی سچ ہے۔“ ایسا اعتقاد محض خوش فہمی ہے، اِیمان نہیں۔

بائبل مقدس تاریکی میں غیر مدلل و عاجلانہ طور پر اِنجیل پر ایمان لانے کا دعویٰ نہیں کرتی۔ درحقیقت، خدا فرماتا ہے کہ لوگ تاریکی سے نکل کے روشنی میں آئیں (یوحنا۳:۱۹)۔ ایمان من مانی، سنکی یا انسانی خواہش کا اظہار کرنے کے معنوں میں اندھا نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو عبرانیوں کا مصنف کیوں لکھتا کہ اِیمان ”اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے؟“

جب اِیمان کو اُمید سے مربوط کِیا جاتا ہے، تو اِسے مستقبل کے ٹائم فریم میں ڈال دِیا جاتا ہے، اور یوں ایک چیز جو مںس بالکل نہیں دیکھ سکتا وہ ہے میرا آنے والا کل۔ ہم میں سے کسی نے بھی اپنے کل کا تجربہ نہیں کِیا۔ جیسا کہ مںس نے پہلے ذکر کِیا کہ مجھے اُمید ہے میری پسندیدہ فٹ بال ٹیم اپنا میچ جیت جائے گی۔ لیکن مںس پہلے سے نہیں جان سکتا کہ ایسا ہو گا یا نہیں۔

تاہم، عبرانیوں کا مصنف لکھتا ہے ایمان اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔ ثبوت ٹھوس ہوتے ہیں۔ ثبوت ایک ایسی چیز ہے جسے ہم اپنی پانچ حواس سے جان سکتے ہیں۔ ثبوت وہ ہوتے ہیں جن کا پولیس افسران معائنہ کرتے اور مقامِ واردات سے اکٹھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جیسا کہ انگلیوں کے نشانات، اسلحے کے باقیات کے نشانات اور کپڑوں میں موجود اشیا جو پیچھے رہ جاتی ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ اِن سب چیزوں کو ہم دیکھ سکتے ہیں اور پھر یہی ثبوت اہم سچائی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ ثبوت کا تجزیہ کرتے ہیں۔

یہاں یہ نظریہ بیان کیا جارہاہے کہ مٰں نہیں جانتا کل کا دِن میرے لئے کیا لائے گا، لیکن مجھے خدا ہر پختہ یقین ہے، کیوں کہ وہ جانتاہے کہ کل میرے لئے کیا بہتر ہے۔ لہٰذا، اگر خدا وعدہ کرتا ہے کہ وہ میرا کل میرے لئے بہتر کرے گا، تو یوں مٰں خدا پر بھروسا کرتاہوں اور مجھے کسی ایسی چیز پر اعتماد ہے جسے مٰں نے ابھی تک دیکھا نہیں۔ یہ ایمان بطورِ ثبوت کام کرتا ہے، کیوں کہ اِس کا مقصد خدا ہے۔ مٰں اُسے جانتا ہوں؛ he has a track record،اور وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ خدا ہر ایک چیز کے متعلق جانتاہے اور وہ جو بھی کرتا ہے اُس میں کامِل ہے۔ لہٰذا، اگر خدا مجھے بتاتا ہے کہ کل کچھ ہونے والا ہے، تو مٰں اُس پر یقین کرتاہوں اگرچہ مٰں نے اُسے ابھی تک دیکھا نہیں۔

یہ سادہ دِلی یالااستدلالیت نہیں۔ اس کے برعکس، مستقبل کے کسی واقعے کے بارے میں خدا کی کسی بات پر یقین نہ کرنالااستدلالیت ہے۔

خدا مستقبل کے بارے میں کیا بیان کرتا ہے؟ وہ نہ صرف ہمیں کل کے واقعات کے متعلق آگاہ کرتا ہے جو ہم نے ابھی تک نہیں دیکھے، بلکہ وہ ہمیں مافوق الفطرت دُنیا کے بارے میں بھی بہت کچھ بتاتا ہے جن کو ہماری فطری آنکھیں دیکھ نہیں سکتی۔ ہم فرشگان کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہم آسمان کو نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن خدا ہم پر اِن چیزوں کی حقیقت ظاہر کرتا ہے اور ایمان کے ذریعے سے ہم اِن سب چیزوں کی حقیقت دیکھتے ہیں کہ خُدا قابلِ بھروسا ہے۔

اِیمان، خدا کو ماننا ہے

جب خدا، ابرہام کے پاس آیا، جسے "ایمان کا باپ" کہا جاتا ہے (رومیوں ۴: ۱۶)، تو اُسے مستقبل کے واقعات کے متعلق بتایا۔ اُس نے فرمایا "تو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو مس تجھے دِکھاؤں گا۔ اور مس تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دوں گا اور تیرا نام سرفراز کروں گا۔ سو تُو باعثِ برکت ہو! جو تجھے مبارک کہیں اُن کو مس برکت دوں گا اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر مس لعنت کروں گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلے سے برکت پائیں گے" (پیدائش ۱۲:۱-۳)۔

ابرہام خدا پر ایمان لایا۔ اور اُسے علم نہ تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے، یوں وہ ایک ایسے ملک کی جانب جانے اور ایسے مستقبل کا سفر کرنے کے لئے تیار تھا جو اُس نے کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔ نیا عہد نامہ ہمیں بتاتا ہے "وہ اُس پائیدار شہر کا اُمیدوار تھا جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے (عبرانیوں ۱۱:۱۰)۔

ابرہام کوئی ایسا شخص نہیں جو کسی غار میں چھپے ہوئے قزاقوں کی لوٹ مار پر مشتمل، ایک افسانے کی بنیاد پر پوشیدہ خزانے کی تلاش میں تھا۔ بلکہ وہ ایک ایسے ملک کی تلاش میں تھا جسے خدا نے اُسے دِکھانے کا وعدہ کیا تھا۔ اُس نے اَن دیکھی چیز کے لئے خدا پر بھروسا کیا اور ایسا کرنے سے وہ اِیمان داروں کا باپ بن گیا۔

ابرہام کی طرح ہم بھی اِس دُنیا میں زائرین اور مسافر ہیں، اور اُس شہر کی تلاش میں ہیں جس کا معمار خدا خود ہے۔ ہم نے اُس شہر کو نہیں دیکھا، لیکن ہم جانتے ہیں وہ

موجود ہے اور اِس کا ثبوت یہ ہے کہ ہمیں اُس خدا پر بھروسا ہے جو وعدوں کا پورا کرنے والا ہے۔

بنیادی طور پر، اِسے کہتے ہیں اِیمان۔ ایسا رویہ خدا پر ایمان رکھنا نہیں بلکہ خدا کو ماننا ہے۔ مسیحی زندگی خدا پر ایمان لانے اور اُس کے مُنہ سے نکلنے والے ہر لفظ کے مطابق زندگی بسر کرنے کے بارے میں ہے (استثنا ۸: ۳؛ متی ۴: ۴)۔ مسیحی ایمان ایسی جگہوں پر جانے کے لئے خدا کی پیروی کرنے کے متعلق ہے جہاں ہم کبھی نہیں گئے، اور ایسے حالات کا سامنا کرنا کے بارے میں ہے جن کا ہم نے کبھی تجربہ نہیں کِیا، اور اُن ممالک میں رہنے سے متعلق ہے جو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھے—کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ خدا کون ہے یا وہ کیسی ہستی ہے۔

یہ وہی ایمان ہے جسے بائبل ایک لحاظ سے بچوں جیسا ایمان کہتی ہے؛ بچگانہ نہیں بلکہ بچوں کی مانند۔ جب ہم شیر خوار تھے، تو ہمیں چیزوں کے بارے میں بہت کم علم تھا کہ کیا محفوظ ہے اور کیا خطرناک۔ جب ہمیں سڑک پار کرنا ہوتی تو ہمارے والدین ہمارا ہاتھ تھام لیتے تھے۔ ہمیں ٹریفک کے اصولوں میں سبز اور سُرخ رنگ کی روشنی کے درمیان فرق معلوم نہ تھا۔ لیکن اُنہوں نے ہماری رہنمائی کی۔ جب سڑک پار کرتے ہوئے وہ رُکتے تو ہم بھی اُن کے ساتھ رُک جاتے اور جب وہ چلتے تو ہم بھی اُن کے ساتھ چلنا شروع کر دیتے تھے۔ ہم نے اپنے والدین پر بھروسا کِیا، کیوں کہ ہم اُن کی نگہداشت میں تھے۔

افسوس کی بات ہے کہ بعض ایسے والدین بھی ہیں جو اس قدر بد عنوان ہوتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کے اعتماد کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ایسے والدین اپنے بچوں کو مارتے پیٹتے اور بعض اوقات اُن کا قتل بھی کر دیتے ہیں۔ اِس کے باوجود ایک بچے کا اپنے والدین پر بھروسا زیادہ تر معاملات میں لا استدلالیت نہیں۔ تشبیہ کے طور پر، ہمیں خدا پر بھروسا کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ وہ ہماری تلاش کر رہا ہے۔ وہ ہمیں تباہی کی طرف نہیں لے کر جاتا۔ بچوں جیسے ایمان میں ہم اُس خدا کے کردار پر بھروسا کرتے ہیں جو ہمیں اپنا فرزند کہتا ہے۔

مسیحی زندگی کی مسافرت ایمان کی مسافرت ہے۔ یہ سفر تب شروع ہوتا ہے جب خدا ہمارے دِلوں میں ایمان پیدا کرتا ہے، مسیحی اپنے تجربے کے پہلے مرحلے میں، مسیح یسوع کو اپناتے اور اپنی مخلصی کے لئے اُس پر بھروسا کرتے ہیں، اور ایک مسیحی کی ساری مسافرت اِسی اعتماد اور بھروسے پر مبنی ہے۔ اِس پورے عمل کی وضاحت ایمان میں زندگی بسر کرنے سے ہوتی ہے (کلسیوں ۲:۶)۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے حبقوق نبی سے کہا، ”صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا“ (حبقوق ۲:۴)۔

حبقوق اِس بات پر حیران تھا کہ خدا اپنے چُنیدہ لوگوں کو ایک کافر، بے ایمان قوم کے ہاتھوں شکست دینے اور ظلم و ستم کی حالت میں ڈالنے کی اجازت دے گا۔ حبقوق بیان کرتا ہے کہ مَیں اپنی دیدگاہ پر کھڑا ہوں گا اور بُرج پر چڑھ کر انتظار کروں گا کہ خدا مجھ سے کیا کہتا ہے۔ اور وہ لکھتا ہے:

”میں اپنی دید گاہ پر کھڑا رہوں گا اور بُرج پر چڑھ کر اِنتظار کروں گا کہ وہ مجھ سے کیا کہتا ہے اور میں اپنی فریاد کی بابت کیا جواب دُوں۔ تب خداوند نے مجھے جواب دِیا اور فرمایا کہ رُویا کو تختیوں پر ایسی صفائی سے لکھ کہ لوگ ڈرتے ہوئے بھی پڑھ سکیں۔ کیوں کہ یہ رُویا ایک مقررہ وقت کے لئے ہے۔ یہ جلد وقوع میں آئے گی اور خطا نہ کرے گی۔ اگرچہ اِس میں دیر ہو تو بھی اِس کا مُنتظر رہ کیوں کہ یہ یقیناً وقوع میں آئے گی۔ تاخیر نہ کرے گی۔ دیکھ مُتکبر آدمی کا دِل راست نہیں ہے لیکن صادِق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا“ (حبقوق ۲:۱-۴)۔

یہ بظاہر بے ضرر بیان ”صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا“ نئے عہد نامے میں تین بار نقل کیا گیا ہے (رومیوں ۱:۱۷؛ گلتیوں ۳:۱۱؛ عبرانیوں ۱۰:۳۸)؛ یہ آیت پولُس کی تحریروں میں مرکزی تصور ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ خدا اُس وقت خوش ہوتا ہے جب اُس کے لوگ اُس پر بھروسا کر کے زندگی بسر کرتے ہیں۔

خدا حبقوق کو بتاتا ہے ”میں تمہیں جواب دوں گا۔ اگرچہ اِس میں تاخیر ہو گی۔ تو بھی تُو مُنتظر رہ، کیوں کہ یہ یقیناً وقوع میں آئے گی۔ اور تاخیر نہ کرے گی۔“ پھر وہ اُس متکبر شخص کا مقابلہ کرتا ہے جو صادِق نہیں، اور جو اپنی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ اُس کے پاس خدا کے پوشیدہ وعدوں پر بھروسا کرنے کا وقت نہیں۔ اِس کے برعکس ایک ایمان دار شخص ہے۔ اگرچہ خدا کے وعدوں میں تاخیر ہوتی ہے، لیکن اُن کی تکمیل یقینی ہے، اور خدا کی نگاہ میں راست باز شخص وہ ہے جو ایمان کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

”صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا“ کا ترجمہ یسوع مسیح نے بیابان میں اپنی آزمائش میں استعمال کِیا تھا جب یسوع نے شیطان کو حوالہ دِیا کہ اِنسان صرف روٹی سے ہی جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر اُس بات سے جو خداوند کے منہ سے نکلتی ہے (متی ۴:۴)۔ یہ اقرار کرنا کہ ہم اُس کلام کے مطابق زِندگی بسر کرتے ہیں جو خدا کے منہ سے نکلتا ہے، بالکل ایسا ہی ہے جیسے یہ کہنا کہ ہم ایمان سے جیتے ہیں۔ ہم خدا کو اُس کے کلام سے قبول کرتے ہیں۔ ہم اپنی زندگی، اپنے بدن، اپنی روح کے لئے خدا پر، اُس کی اقداری نظام پر، اُس ساخت اور اُس کے کلام پر بھروسا کرتے ہیں۔

جیسے جیسے عبرانیوں کا مصنف ایمان کے معنی بیان کرتا ہے، تو وہ ہماری توجہ سب سے حیرت انگیز منظر میں سے ایک کی جانب مبذول کرواتا ہے جسے ہماری آنکھیں دیکھ سکتی ہیں: وہ منظر ہماری کائنات ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔ ہم کتابِ مقدس میں پڑھتے ہیں ”اِیمان سے ہی ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خدا کے کہنے سے بنے ہیں۔ یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہو“ (عبرانیوں ۱۱:۳)۔ یہ کسی حد تک پیچیدہ فقرہ ہے، لیکن غور کریں کہ تخلیق کی الٰہی اصل کو ایمان سے قبول کیا جاتا ہے، نہ کہ کسی تذبذب کے عمل سے۔

بہت سارے لوگ تصور کرتے ہیں کہ سائنس اور مذہب کے درمیان تصادم؛ استلالیت اور لا استدلالیت میں تصادم ہے۔ لیکن بائبل ہمیں محض مدلل و عاجلانہ ایمان کے ذریعے یا استدلال کی مصلوبیت کے ذریعے سے تخلیق کے الٰہی عمل پر ایمان لانے کی دعوت نہیں دیتی، جس کے ذریعے سے ہم اِس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ

استدلال ہمیں کیا سیکھاتی ہے۔ کلیسیائی تاریخ کے عظیم ماہرِ علمِ الٰہیات – آگسطس اور تھامس ایکوناس: ایمان اور استدلال کے درمیان امتیاز بیان کرتے ہیں لیکن اُنہوں نے اِس بات پر زور دِیا کہ جو چیز ایمان کے ذریعے سے قبول کی جاتی ہے وہ کبھی بھی غیر منطقی نہیں ہوتی۔

نہ ایمان اور نہ ہی استدلال ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ آگسطس اور ایکویناس دونوں کا ماننا تھا کہ تمام سچائی خدا کی سچائی ہے، اور ساری سچائی، محض خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ خدا نہ صرف بائبل بلکہ اُس کے ذریعے سے بھی اپنی سچائی کو ظاہر کرتا ہے جسے ہم "قدرتی مکاشفہ" کہتے ہیں۔ پیدائش ۱-۲ میں ہم پڑھتے ہیں کہ خدا ہر چیز کا خالق ہے لیکن یہ بھی کہ، "آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور فضا اُس کی دست کاری دِکھاتی ہے" (امثال ۱۹:۱)۔

رومیوں کے نام اپنے خط میں پولُس ہمیں بتاتا ہے کہ خدا کی اَن دیکھی صفات – اِن معنوں میں اَن دیکھی ہیں کہ ہم اُنہیں دیکھ نہیں سکتے – لیکن ہمیں اِنہیں اُن چیزوں سے محسوس کر سکتے ہیں جو بنائی گئی ہیں (رومیوں ۱: ۲۰)۔ اِس کے برعکس اَن دیکھے خدا کا علم ہم پر ظاہری چیزوں کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ مخلوق خود اپنے خالق کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔ لہٰذا، کائنات کی ماہیت اور کائنات کی ابتدا کے بارے میں ہماری تفہیم میں کوئی تصادم نہیں ہونا چاہئے، وہ تصادم جو کبھی کسی نے دیکھا ہی نہیں۔

کئی سال پہلے، مں ڈاکٹر کارل ساگن کے ساتھ خط و کتابت میں مشغول تھا جو مرحوم ماہرِ فلکیات تھا، ہم دونوں نے علمِ الٰہی اور فلسفۂ تخلیق کے متعلق ایک اشاعت

کے سوالات کا جواب دِیا۔ ہم نے ”بگ بینگ تھیوری“ پر تبادلہ خیال کِیا جس کی وہ حمایت کر رہا تھا۔ ساگن نے کہا کہ سائنسی آلے کے ذریعے سے اب ہم بگ بینگ کے لمحے کے ایک نینو سیکنڈ کے اندر واپس جاسکتے ہیں۔ مَیں نے جواب دِیا ”ٹھیک ہے، چلو اِس دھماکے سے پہلے کے دَور میں واپس چلتے ہیں۔ آپ کے خیال میں اِس دھماکے سے پہلے کیا تھا؟ آپ نے کہا کہ تمام مادے اور توانائی کا مکمل ارتکاز یکسانیت کے لامحدود نقطہ میں تھا، ایک ایسا نقطہ جو ابدیت کے لئے تنظیم اور جمود کی حالت میں تھا، لیکن جس نے اچانک دھماکے کا فیصلہ کیا۔ مَیں جاننا چاہتا ہوں کہ اُسے کس نے منتقل کِیا۔ مَیں جاننا چاہتا ہوں کہ بیرونی طاقت نے اُس کی جمود کو کس چیز سے پریشان کِیا۔“ اُس نے جواب دِیا: ”ٹھیک ہے، ہم وہاں نہیں جاسکتے۔ ہمیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔“ مَیں نے مزید کہا: ”ہاں آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ اگر آپ فرض کرتے ہیں کہ بگ بینگ غیر معمولی طور پر ہوا تھا، تو آپ جادو کی بات کر رہے ہیں، سائنس کے بارے میں نہیں۔“

دراصل کوئی بھی سائنس دان اِس واقعے کے بطورِ مبصر موجود نہیں تھا۔ تخلیقِ کائنات کے دوران میں کوئی بھی چشم دید گواہ موجود نہ تھا۔ لہٰذا، ہم اِن چیزوں کے ماحاصل سے کائنات کی ابتدا تک پہنچتے ہیں جو ہم دیکھ سکتے ہیں، یا ہم اُس مافوق الفطرت مکاشفے کی طرف دیکھتے ہوئے جو خدا ہمیں دیتا ہے جو مادی کائنات کو پہلے ہی بتاتا ہے جیسا کہ ہم اُسے جانتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم کسی بھی طرح سے ایک ہی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔

عبرانیوں کا خط ہمیں بتاتا ہے ”ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خدا کے کہنے سے بنے ہیں۔ یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہے۔

(عبرانیوں ۱۱:۳)۔ یہ آیت اِس فقرے کے مترادف ہے کہ "جو چیزیں ہم دیکھ سکتے ہیں وہ اُن چیزوں سے قائم نہیں ہوئیں جو ہم دیکھتے ہیں۔" (جو چیزیں دیکھی جاتی ہیں وہ دیدنی چیزوں سے وجود میں نہیں آئیں)۔ اپنے سائنسی تجزیے کے کسی مرحلے پر، جب آپ دیدنی چیزوں سے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہیں تو اِس کے بعد آپ کے سامنے اَن دیکھی، نادیدنی، اور غیر طبعی وجوہات کھڑی ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخی طور پر مسیحی ماہرِ علمِ الٰہیات نے ایک اِصطلاح "کریاتیو ایکس ہیلو" (creatio ex nihilo) استعمال کی یعنی پہلے سے موجود کسی بھی مواد کے بغیر پیدا کرنا (نیست سے ہست)۔

یقیناً، اِس کا مطلب یہ نہیں کہ اُس وقت کچھ بھی موجود نہ تھا، کیوں کہ خدا ایک وجود ہے، عدیم نہیں۔ ایک ابدی اور خود بِلذات وجودِ کائنات کا موثر سبب تھا۔ وہ اِسے وجود میں لایا۔ نیست سے ہست (Ex Nihilo) کے پیچھے کا خیال صرف یہ ہے کہ خدا نہ صرف مادی دُنیا کو عدم سے وجود میں لایا بلکہ اُس نے پہلے سے موجود مادے کو ترتیب دیا جس طرح ایک کمہار مٹی کو ایک پُرکشش برتن بناتا ہے۔ اگر خدا دُنیا کو پہلے سے موجود مادے سے وجود میں لایا ہوتا، تو اِس مادے کو مادی وجہ کی ضرورت ہوتی، اور وہ مادہ خود ایک مادی سبب کی ضرورت ہوتا، وغیرہ ابدیت میں واپس آنے کے لئے مضحکہ خیز ہے۔ جو کچھ دیکھا جا سکتا ہے وہ اُن چیزوں سے نہیں بنا جو نظر آتی ہیں۔

لہٰذا، جب عبرانیوں کا مصنف ۱۱:۳ میں لکھتا کہ ہم ایمان کے ذریعے سے تخلیق کو سمجھتے ہیں، تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اِس موقع پر خدا کے کلام پر بھروسا

کرنا ہے۔ ہم تخلیق کے وقت وہاں نہیں تھے، لیکن خدا تھا اور اُس نے ہمیں اِس کا حساب دِیا ہے۔

"کائنات کیسے وجود میں آئی۔ مں نے حکم دِیا اور کائنات وجود میں آئی۔ مں جو ہوں سو ہوں۔ مں اپنے وجود کے خود بالذات ہونے کی قدرت رکھتا ہوں۔ مں ازلی اور ابدی ہوں۔ مں ایک فانی کائنات کے غیر ابدی وجود کا خالق ہوں۔ یہ پُر اُمید رویا میری تخلیقی قوت کے ذریعے سے وجود میں آئی۔ مں نے کہا، "روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی۔"

ہم خدا کے کلام پر بھروسا کرتے ہیں تا کہ سمجھ سکیں کہ جس دُنیا میں ہم رہتے ہیں وہ خدا کے کلام کے ذریعے سے ترتیب، تشکیل اور تخلیق کی گئی تا کہ جو چیزیں نظر آتی ہیں وہ اُن چیزوں سے نہیں بنتی جو ظاہر تھیں (یا ہیں)۔ آج ہم کائنات میں ایسی کوئی چیز تلاش نہیں کر سکتے جو خود میں اپنی وجود کا محاسبہ کرنے کے لئے کافی طاقت رکھتی ہو۔ درحقیقت، ہم جتنا زیادہ اِس کا تجزیہ کرتے ہیں، اُتنا ہی یہ خود کو محدود اور غیر معمولی ظاہر کرتا ہے۔

باب دوم

اِیمان کی مثالیں

سورن کیر ک گارڈ، ایک فلسفی اور مسیحی ہونے کی حیثیت سے نویں صدی کی یورپی ثقافت کے بارے میں کسی حد تک منفی رائے رکھتا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ "لوگ شکایت یا شِکوہ کرتے ہیں کہ اُن کا زمانہ خراب ہے؛ مگر میری دانِست میں یہ ایک معمولی بات ہے"[1]۔ دراصل، کیرک گارڈ بتانا چاہتا تھا کہ اُس کا دَور ایک ایسا دَور تھا جب لوگوں میں پُر جوش ایمان کی کمی تھی۔ اِس لئے وہ اپنی حوصلہ شکنی کو دُور کرنے کے لئے عہدِ عتیق کا مطالعہ شروع کرتا ہے۔ "اُس نے محسوس کِیا کہ اُس دَور میں اِنسان آپس میں بات چیت کرتے، ایک دوسرے نفرت کرتے، محبت کرتے، اور اپنے دشمن کو قتل بھی کرتے

---

[1] Soren Kierkegaard, *Either/Or: A fragment of life* (London: Penguin Books, 1992), 48.

تھے اور اِس طرح وہ نسلوں تک ایک دوسرے کی اولاد پر لعنت بھیجتے، ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس زمانے کے لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے تھے "[2]۔ کیر کی گارڈیہاں گناہ آلودہ رویوں سے لُطف اندوز نہیں ہو رہا۔ وہ محض اِس بات پر غور کر رہا ہے کہ عہدِ عتیق کے مقدسین نے حقیقی زِندگی میں افراتفری اور کشمکش کے درمیان اپنے ایمان کا استعمال کِیا۔

کیرک گارڈ کی طرح، مٰں پرانے عہد نامے میں قلم بند کہانیوں کی طرف رجوع کرتا ہوں تاکہ گوشت اور خون کی مثالیں دیکھو اور جان سکوں کہ اِیمان کے مطابق زِندگی بسر کرنے کا کیا مطلب ہے۔ عبرانیوں کے مصنف نے بھی ایسا ہی کیا، اُس نے ایمان کے بہت سے سورماؤں کی مثالیں استعمال کی ہیں (عبرانیوں ۱۱: ۴-۴۰)۔ جب ہم اِن مثالوں پر غور کرتے ہیں تو ہم ایمان کی ماہیت کے بارے میں بہت کچھ سیکھتے ہیں۔

ہابل: خدا کو عزت دیتا ہے۔

ایمان کی شہرت کا دلان خدا کے ابتدائی لوگوں میں سے ایک سے شروع ہوتا ہے۔ "ایمان ہی سے ہابل نے قائن سے افضل قربانی خدا کے لئے گذرانی اور اُسی کے سبب سے اُس کے راست باز ہونے کی گواہی دی گئی کیوں خدا نے اُس کی نذروں کی بابت گواہی دی اور اگرچہ وہ مر گیا تو بھی اُسی کے وسیلے سے اب تک کلام کرتا ہے" (عبرانیوں ۱۱:۴)۔

[2] Ibid

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اِیمان کا مطلب مستقبل کے لئے خدا کے کلام پر بھروسا فقط اُن چیزوں کی سچائی کے لئے نہیں جو اَن دیکھی ہیں، اور نہ ہی ماضی میں ہونے والے واقعات جیسا کہ تخلیقِ کائنات۔ ایمان درحقیقت وہ ذریعہ ہے جس سے ہم خدا کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

ہم نے پڑھا کہ ہابل نے قائن سے افضل قربانی چڑھائی۔ ہم نے پیدائش کی کتاب میں پڑھا کہ کس طرح قائن اور ہابل دونوں نے خدا کے حضور اپنے ہدیے گذرانے (۴:۳-۷)۔ خدا نے ہابل کی قربانی منظور کی لیکن قائن کی قربانی کو منظور نہ کِیا۔ بعض لوگ دلیل دیتے ہیں کہ خدا کے حضور اِن قربانیوں کی منظوری میں فرق کی وجہ یہ تھی کہ ہابل نے جانور کی قربانی پیش کی جبکہ قائن نے کھیتوں کی پیداوار پیش کی، لیکن بائبل میں کہیں بھی ذکر نہیں ملتا کہ خدا محض جانوروں کی قربانی قبول کرتا ہے۔ اناج کی قربانیاں، غلے کی قربانیاں اور دیگر قربانیوں کے لئے ہر طرح کے مواقعے پرانے عہد نامے میں بیان کئے گئے ہیں، لہٰذا ہمارے لئے یہ نتیجہ اخذ کرنا مناسب نہیں کہ خدا نے ہابل کی قربانی کو منظور کیا اور قربانیوں کی نوعیت کی بنا پر قائن کی قربانی کو ردّ کر دِیا۔ اِس کے بجائے، عبرانیوں ۱۱ باب میں ہابل کی تعریف اِس لئے نہیں کی گئی کہ اُس نے ایک جانور کی قربانی کی بلکہ اِس لئے کہ اُس نے ایمان سے اپنی قربانی پیش کی۔

جیسا کہ ہم پرانے عہد نامے میں دیکھتے ہیں کہ خدا، اُس شخص کے دِل کے روّیے کے بارے میں بہت فکر مند تھا جو قربان گاہ پر قربانی لے کر آیا تھا۔ عہدِ عتیق میں اکثر لوگ بیہودہ یا غیر مناسب طریقے سے قربانیاں گزرانتے تھے، جس کی وجہ سے وہ

منافق ٹھہرائے جاتے۔ خدا فرماتا ہے، ''مَیں تمہاری عیدوں کو مکروہ جانتا اور اُن سے نفرت رکھتا ہوں اور مَیں مقدس محفلوں سے بھی خوش نہ ہوں گا'' (عاموس ۵:۲۱)۔ خدا لوگوں کی بے اِیمانی سے ناخوش تھا، کیوں کہ وہ محض مذہبی سرگرمیوں سے گزر رہے تھے۔ لیکن ایسا ہر نسل، ہر دَور میں ہوتا آرہا ہے۔ لوگ ہر اتوار گرجاگھر جاتے ہیں اور محض مذہبی جذبات میں بہہ جاتے ہیں جبکہ اُن کے دِل خدا سے بہت دُور ہوتے ہیں۔ وہ ایک ڈرامے میں اداکاروں کے طور پر اپنے مذہب پر عمل کرتے ہیں، اور اُن کا ایسا روّیہ ایمان اور خدا کے ساتھ حقیقی ذاتی وابستگی کے بغیر ہوتا ہے۔

لیکن یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ جب ہابل اپنی قربانی لے کر آیا، تو وہ اُسے حمد کی قربانی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ وہ خدا کی تعظیم کرنا چاہتا تھا۔ وہ فرماں بردار ہونے اور خدا سے اپنی محبت اور اُس پر بھروسا ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ ایک حقیقی عبادت تھی۔ لیکن قائن منافقانہ انداز میں قربانی لے کر آیا۔ ہم اِس کے فوراً بعد قائن کے حقیقی کردار کو دیکھتے ہیں۔ وہ حسد کرنے لگا کیوں کہ خدا نے اُس کے بھائی کی قربانی منظور کی، لہٰذا، وہ حسد کے باعث غضب ناک ہوا اور اُس نے ہابل کو قتل کر دِیا۔ قائن ایک بے ایمان شخص تھا، جیسا کہ اُس نے اپنے بُرے کام سے ظاہر کیا۔ لیکن ہابل کی زِندگی ایمان سے مُلبس تھی۔

حنوک: خدا کو پسند آنا

عبرانیوں ۱۱: ۵ میں لکھا ہے، "ایمان ہی سے حنوک اُٹھالیا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے اور چوں کہ خدا نے اُسے اُٹھایا تھا اِس لئے اُس کا پتہ نہ ملا، کیوں کہ اُٹھائے جانے سے پیشتر اُس کے حق میں گواہی دی گئی تھی کہ وہ خدا کو پسند آیا۔" یہ تصویر ہابل کی کہانی پر مبنی ہے۔ حنوک کا ترجمہ (جسمانی موت سے مستثنیٰ) کیا گیا، کیوں کہ وہ خدا کو پسند آیا۔ بعد میں عبرانیوں کا مُصنف اِس کی وضاحت ایمان کے تعلق کے ساتھ کرتا ہے: "بغیر ایمان کے اُس کو پسند آنا ناممکن ہے۔ اِس لئے کہ خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہئے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے" (آیت ۶)۔

ہم میں سے کوئی بھی اُس وقت تک خدا کے پاس نہیں آسکتا جب تک ہم یہ اِیمان نہیں رکھتے کہ وہ موجود ہے۔ کیا یہ آسان ہے؟ اگر ہم خدا کی موجودگی پر ایمان نہیں رکھتے تو ہم اُسے خوش بھی نہیں کرسکتے۔ اور وہ اُن لوگوں کو بدلہ دیتا ہے جو اُس کی تلاش کرتے ہیں۔ حنوک نے خدا کو خوش کرنے کی کوشش کرکے اپنے اِیمان کا مظاہرہ کِیا، اور یوں باقی تمام ایمان دار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ لہٰذا، اِیمان انسانی دِل کی ترغیب یا تحریک میں اِس لئے مرکزی حیثیت رکھتا ہے تاکہ ہم ایسی زِندگی بسر کرے جو خدا کی تعظیم کا باعث ہو۔

یہ بات ہم انجیل میں بھی دیکھتے ہیں۔ جب یسوع نے اُن لوگوں سے ملاقات کی جو اُس کی عزت و تعظیم کرتے تھے، اس لئے یسوع نے اُن کے ایمان کو سراہا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کوئی بھی شخص ایسے اِنسان کی عزت کرنے کی زحمت نہیں کرتا جس کی ہستی یا وجود کے متعلق وہ یقین نہ رکھتا ہو یا جسے وہ عزت کا مستحق نہ سمجھتا ہو۔

رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق، ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد خدا کے وجود یا اُس کی ہستی پر یقین رکھتی ہے، لیکن یہ اعداد و شمار بنیادی طور پر بے معنی ہے۔ عمومی طور پر ایسے سوال کچھ اِس طرح سے بیان کئے جاتے ہیں: ''کیا آپ ایک عظیم ہستی، ایک اعلیٰ حکومت، یا خود سے طاقت ور چیز پر یقین رکھتے ہیں؟'' یقیناً، کوئی بھی شخص اعلیٰ حکومت پر یقین کر سکتا ہے۔ کیونکہ کائناتی گرد ایک اعلیٰ طاقت ہے۔ مگر ایسے لوگ خدا پر یقین نہیں کرتے۔ جب رائے دہندگان مزید سوالات پوچھ کر تحقیق کرتے ہیں کہ ''کیا آپ خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اُس کے لئے جینا چاہتے ہیں؟'' تو مثبت جوابات بہت کم ہوتے ہیں۔

ہم میں سے بہت سے لوگ عملی طور پر مُلحد ہیں۔ ہم نظریاتی ملحد ہو سکتے ہیں، لیکن ہماری زندگیاں ایک عملی قسم کی لادینیت سے غداری کرتی ہیں جس میں ہم خدا کو خوش کرنے کے لئے نہیں جیتے۔ اگر ہم خدا کی خوشنودی کے لئے زندگی بسر نہیں کرتے، تو ہم واقعی یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا ہماری توجہ کے قابل ہے۔

ایسا کہا جاتا ہے کہ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ایک شخص کس پر ایمان رکھتا ہے تو آپ کو اُس کی چیک بُک کا تجزیہ کرنا چاہئے۔ جیسا کہ یسوع نے کہا، ''جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دِل بھی لگا رہے گا'' (لوقا ۱۲:۳۴)۔ لہٰذا، اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ کا دِل کہاں لگا ہے تو اپنی مال و دولت دیکھیں۔ کیا ہم خدا کی بادشاہی میں یا اپنی سلطنتوں میں سرمایہ کاری کرتے ہیں؟ جو شخص ایمان کے ساتھ جیتا ہے وہ خدا کی خوشنودی کے لئے جیتا ہے، نہ کہ انسانوں کے لئے۔ حنوک نے خود کو دُنیا سے الگ کر لیا،

کیوں کہ اُس کی زِندگی میں خدا کو خوش کرنے کا جذبہ تھا۔ بے شک، ایک اِیمان دار شخص ایسا ہی کرتا ہے۔

نوح: مسیح کی خاطر بے وقوف

عبرانیوں ۱۱ باب میں بیان کردہ ایمان کا اگلا سورما، نوح ہے: ''ایمان ہی کے سبب سے نوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُس وقت تک نظر نہ آتی تھیں ہدایت پا کر خدا کے خوف سے اپنے گھرانے کے بچاؤ کے لئے کشتی بنائی جس سے اُس نے دُنیا کو مُجرم ٹھہرایا اور اُس راست بازی کا وارِث ہوا جو ایمان سے ہے'' (آیت ۷)۔ خدا نے نوح کو متنبہ کیا کہ وہ گناہ کی وجہ سے نسلِ انسانی کو تباہ کرنے کے لئے زمین پر ایک بہت بڑا طوفان بھیجنے والا ہے، لیکن ساتھ ہی اُس نے نوح کو حکم دِیا کہ وہ اپنے خاندان اور جانوروں کی نسل کو بچانے کے لئے ایک بڑی کشتی بنائے (پیدائش ۶)۔ ''خوف کے عالم میں''، نوح نے وہی کرنے کا فیصلہ کِیا جس کا خدا نے حکم دِیا تھا۔

ہم جانتے ہیں کہ نوح کو کشتی بنانے میں کئی سال لگے، اور بہت سے عُلما نے اِس نقطے پر زور دیا ہے کہ اُس وقت کے لوگوں نے نوح کا بہت مذاق اُڑایا ہو گا۔ کئی سال پہلے، مٰیں نے ایک مزاحیہ پروگرام دیکھا جس میں بل کوسبی نے نوح کا کردار ادا کِیا۔ جب وہ صحرا کے وسط میں کشتی بنا رہا تھا، تو اُس کے دوست آتے اور پوچھتے، ''نوح، تم کیا کر رہے ہو؟'' وہ جواب دیتا ہے، ''مٰیں ایک کشتی بنا رہا ہوں''، ''مگر کیوں؟''، ''کیونکہ طوفان

آنے والا ہے۔" اور یوں کو سی نے نوح کی اُس تضحیک کو ریکارڈ کیا جس کا تجربہ اُسے تب ہوا تھا جب وہ لوگوں کو "ہاں، یقیناً" کا جواب دے رہا تھا۔

صحرا میں کشتی بنانے کا یہ عمل یقینی طور پر اپنے آپ میں مضحکہ خیز ہے۔ لیکن نوح نے خدا پر یقین کِیا، اور وہ وہی بننے کے لئے تیار تھا جس کے بارے میں نیا عہد نامہ "مسیح کی خاطر بے وقوف" کے طور پر بات کرتا ہے (۱- کرنتھیوں ۴: ۱۰)۔ اُس نے دُنیا کی عدالت پر نہیں بلکہ خدا کی عدالت پر بھروسا کِیا۔ اُس نے کشتی بنائی، جس کے ذریعے سے بنی نوع انسان زندہ رہی، اور یوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ نوح ایمان کے مطابق زندگی بسر کرتا تھا۔

کتابِ مقدس بیان کرتی ہے کہ نوح کے کام نے "دُنیا کو مجرم ٹھہرایا" (عبرانیوں ۱۱: ۷)۔ اُس کی ایمان داری نے اُس وقت کے دیگر لوگوں کی بے ایمانی کو "ظاہر" کِیا۔ اسی اِیمان کے ذریعے سے وہ "راست بازی کا وارث ہوا" (آیت ۷)۔

ابرہام: ایمان اور فرماں برداری

ہابل، حنوک اور نوح کے اِیمان پر تبادلہ خیال کرنے کے بعد عبرانیوں کا مصنف ابرہام کے اِیمان کا ذکر کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے گذشتہ باب میں پڑھا کہ ابرہام کو "ایمان داروں کا باپ" کہا گیا ہے۔ ہم مزید پڑھتے ہیں کہ "ایمان ہی کے سبب سے ابرہام جب بلایا گیا تو حکم مان کر اُس جگہ چلا گیا جسے میراث میں لینے والا تھا اور اگرچہ جانتا نہ تھا کہ مَیں کہاں جاتا ہوں تو بھی روانہ ہو گیا" (عبرانیوں ۱۱: ۸)۔ غور کریں کہ یہاں لفظ

ایمان کو فرماں برداری سے مربوط کِیا گیا ہے۔ خدا کے حکم کے تابع رہتے ہوئے زندگی گزارنا، ایمان کا جوہر ہے۔

ابرہام نے وسیع پیمانے پر یہی کام کِیا، یہی وجہ ہے کہ اُسے ایمان داروں کا باپ کہا جاتا ہے۔ جب ابرہام ابھی بت پرستی میں زندگی بسر کر رہا تھا، تو خدا اُس پر ظاہر ہوا اور اُس سے وعدہ کِیا وہ اُسے ایک عظیم قوم کا باپ بنائے گا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ "وہ [ابرہام] خداوند پر ایمان لایا اور اِسے اُس نے اُس کے حق میں راست بازی شُمار کِیا" (پیدائش ۱۵: ۶)۔

پولُس رسول اِس نقطے پر زور دیتا ہے کہ ابرہام ایک ایسے شخص کی عظیم مثال کی نمائندگی کرتا ہے جو ایمان کے ذریعے سے راست باز ہے نہ کہ اعمال سے (رومیوں ۴: ۱۷)۔ جب کوئی شخص خدا کے اُن وعدوں کو قبول کرتا ہے جو مسیح میں پائے جاتے ہیں تو وہ شخص فوراً راست باز ٹھہرایا جاتا ہے۔ اِس طرح ابرہام کو خدا کی طرف سے راست باز شُمار کِیا گیا، کیوں کہ وہ خدا کے وعدوں پر بھروسا رکھتا تھا۔ اِس کے بعد ابرہام نے وقت کے ساتھ فرماں برداری کے ذریعے سے اپنے ایمان کا مظاہرہ کِیا۔ یہی وجہ ہے کہ یعقوب رسول پیدائش ۲۲ باب کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں ابرہام نے اضحاق کی قربانی پیش کی، یہاں وہ فرماں برداری میں اپنے ایمان کے پھل کا مظاہرہ کرتا ہے (یعقوب ۲: ۲۱)۔

چنانچہ عبرانیوں کے مُصنف کا کہنا ہے کہ جب خدا نے اُسے ایک ایسی جگہ جانے کے لئے بلایا جس کے متعلق نہیں جانتا تھا، تو اُس نے ایمان کے باعث خدا کی فرماں برداری کی۔ آیئے اِس کے متعلق مزید سوچیں۔ ہم اِسے سنسنی خیز اور حقیقی سے زیادہ

متقی بنا سکتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابرہام ایک بزرگ یا عمر رسیدہ شخص تھا۔ وہ بنیادی طور پر مسوپتامیہ سے تھا۔ اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے اُس کا خاندان تعلق رکھتا تھا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں اُس کی مال و دولت تھی۔ اور پھر اُس کی عمر کے آخری ایام میں خدا اُس کے پاس آیا اور کہا: ”تُو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے نکل جا۔ میں تجھے انجانے اور غیر ملکی سرزمین میں اجنبی بنانے جا رہا ہوں۔ میں تجھے دِکھاؤں گا کہ وہ سرزمین کہاں ہے۔“

ابرہام نے ایسا ہی کِیا جیسا خداوند نے حکم دِیا تھا۔ اگر کسی نے کوئی کام محض ایمان کی بنیاد پر کِیا تھا تو وہ ابرہام کی غیر ملکی سرزمین پر ہجرت تھی۔ اِسی لئے بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ: ”ایمان ہی سے اُس نے ملکِ موعودہ میں اِس طرح مسافرانہ طور پر بودوباش کی کہ گویا غیر ملک ہے اور اضحاق اور یعقوب سمیت جو اُس کے ساتھ اُسی وعدے کے وارث تھے خیموں میں سکونت کی۔ کیوں کہ وہ اُس پائیدار شہر کا اُمیدوار تھا جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے“ (عبرانیوں ۱۱:۹-۱۰)۔

ایک ایمان دار شخص کی حیثیت سے ابرہام کی اپنی طرزِ زندگی کے ساتھ ساتھ اُس کی اولاد کی طرزِ زندگی بھی قدرے اہم ہے۔ ابرہام نے ایک مُسافر کی حیثیت سے زندگی بسر کی۔ اُس کا کوئی مستقل پتہ نہ تھا۔ وہ ایک خیمے میں رہتا جس کا تجربہ بنی اسرائیل نے بھی کِیا تھا۔ وہ نیم خانہ بدوش تھے۔ موسم میں تبدیلی دیکھنے کے ساتھ ہی وہ اپنی بھیڑ بکریوں کی خوراک کو یقینی بنانے کے لئے پورے خطے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا تھا۔ اُسے وہاں جانا پڑتا تھا جہاں گھاس ایک خاص وقت میں اُگتی تھی، اِس لئے

اُس کا کوئی مستقل پتہ یا گھر نہ تھا جسے وہ اپنا کہہ سکتا۔ ابرہام نے انتظار کیا اور ایک ایسے شہر کی تلاش میں رہا جو زمینی شہر نہ تھا بلکہ جس کا معمار خدا خود تھا۔

ابرہام محض زمین کی تلاش میں نہ تھا۔ یسوع مسیح بیان کرتے ہیں: ''اگر تم میرے کلام پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہرو گے۔ اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی'' (یوحنا ۸: ۳۱-۳۲)۔ فریسیوں نے اِس پر برہمی کا اظہار کِیا اور جواب دِیا کہ ''ہم ابرہام کی نسل سے ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں رہے'' (آیت ۳۳)۔ یسوع نے اُنہیں جواب دِیا، ''اگر تم ابرہام کے فرزند ہوتے تو ابرہام کے سے کام کرتے۔۔۔ تمہارا باپ ابرہام میرا دِن دیکھنے کی اُمید پر بہت خوش تھا، چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہوا'' (آیات ۳۹، ۵۶)۔ یسوع مسیح عبرانیوں کے مصنف کی طرح یہ بات بیان کرتا ہے: ابرہام نہ صرف زمینی وعدوں کا منتظر تھا بلکہ وہ نجات دہندہ کے اُن وعدوں کا بھی انتظار کر رہا تھا، جن کی تکمیل یسوع مسیح کی کامِل شخصیت میں ہونی تھی۔

جب پولُس رسول روم کی کلیسیا کو لکھے گئے خط میں صرف ایمان کے ذریعے سے راست بازی کا نظریہ سکھاتا ہے، تو وہ نجات کے کام کرنے کے طریقے کی وضاحت کے لئے جس شخص کو استعمال کرتا ہے، وہ ابرہام ہے۔ وہ اِس نقطے پر زور دیتا ہے کہ پرانے عہد نامے میں لوگوں کو بالکل اسی طرح چھڑایا جاتا تھا جس طرح آج لوگوں کو چھڑایا جاتا ہے۔ ایسا نہیں کہ اسرائیل میں نجات کا الگ راستہ ہو اور عہدِ جدید (مسیحیت) میں الگ۔ راست بازی اب بھی ایمان سے ہے اور راست بازی تب بھی ایمان کی بنیاد پر تھی۔ پرانے عہد نامے میں نجات کی اہلیت کی بنیاد مسیح یسوع پر تھی، نہ کہ بیلوں اور

بچھڑوں کے خون پر۔ جیسا کہ عبرانیوں کے خط میں بتایا گیا ہے کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دُور نہیں کرتا (عبرانیوں ۱۰: ۴، ۱۱)، لیکن یہ قربانیاں مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہیں (عبرانیوں ۹: ۱۳- ۱۴)۔ اُنہوں نے آنے والے مسیحا کی پیش گوئی کی، جس کا خون گناہوں کو دُور کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

ابرہام اور ہمارے درمیان فرق صرف وقت کی سمت کا ہے۔ ابرہام صلیب کا منتظر تھا اور ہم صلیب کی طرف مُڑ کر دیکھتے ہیں۔ اُس کا ایمان وعدے پر تھا اور ہمارا اِیمان وعدے کی تکمیل پر ہے۔ لیکن نجات کے لئے ابرہام کے لئے بھی وہی راستہ تھا جو ہمارے لئے ہے۔

سارہ: خدا کی وفاداری کی پرکھ

عبرانیوں کا مصنف ابرہام کی بیوی سارہ کے متعلق بات کرتا ہے: "ایمان ہی سے سارہ نے بھی سِن یاس کے بعد حاملہ ہونے کی طاقت پائی اِس لئے کہ اُس نے وعدہ کرنے والے کو سچا جانا۔ پس ایک شخص سے جو مُردہ سا تھا آسمان کے ستاروں کے برابر کثیر اور سمندر کے کنارے کی ریت کے برابر بے شمار اولاد پیدا ہوئی" (عبرانیوں ۱۱: ۱۱- ۱۲)۔

اپنے خاوند کی طرح سارہ نے بھی خدا کو وفادار قرار دِیا۔ یہی ایمان کا محرک ہے۔ جیسا کہ ہم نے گذشتہ باب میں پڑھا کہ ایمان کا مطلب یہ نہیں کہ خدا کہیں موجود ہے۔ بلکہ ایمان کا مطلب خدا کو ماننا ہے۔ ایمان کا مطلب خدا کی وفاداری پر بھروسا کرنا

ہے۔ جب میں وفادار ہوتا ہوں تو میں اُس پر بھروسا کرتا ہوں جسے میں بطورِ کامل وفادار سمجھتا ہوں۔ سارہ نے بھی یہی کِیا، اور آج لوگ بھی ایسا ہی کرتے ہیں جب وہ خدا پر بھروسا کرتے ہیں، کیوں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ فقط وہی ہستی کامِل بھروسے کے لائق ہے۔ عبرانیوں ۱۱: ۱۳-۱۶ ایک قسم کا وقفہ ہے:

"یہ سب ایمان کی حالت میں مَرے اور وعدے کی ہوئی چیزیں نہ پائیں مگر دُور ہی سے اُنہیں دیکھ کر خوش ہوئے اور اِقرار کِیا کہ ہم زمین پر پردیسی اور مُسافر ہیں۔ جو ایسی باتیں کہتے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اپنے وطن کی تلاش میں ہیں۔ جس ملک سے وہ نکل آئے تھے اگر اُس کا خیال کرتے تو اُنہیں واپس جانے کا موقع تھا۔ مگر حقیقت میں وہ ایک بہتر یعنی آسمانی مُلک کے مشتاق تھے۔ اسی لئے خدا اُن سے یعنی اُن کا خدا کہلانے سے شرمایا نہیں چنانچہ اُس نے اُن کے لئے ایک شہر تیار کِیا۔"

اِس اقتباس میں اُن لوگوں کے تجربات کا خلاصہ کیا گیا ہے جن کا پہلے ہی شمار کر لیا گیا ہے۔ اِن میں بہت سی چیزیں مُشترک تھیں: بشمول وہ ایمان میں مر گئے، وہ اُن وعدوں کو دیکھے بغیر مر گئے جنہوں نے اُنہیں پہلی جگہ پر مُسافر بنایا تھا۔ خدا نے ابرہام سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک عظیم قوم کا باپ ہو گا۔ ہم کنعان کی بات "موعودہ مُلک" کے طور پر کرتے ہیں اور اِس کا وعدہ سب سے پہلے ابرہام اور اُس کی نسل سے کیا گیا، لیکن مسوپتامیہ سے سفر کرنے کے بعد ابرہام کے پاس جائیداد کا واحد پارسل، مکفیلہ میں تھا، جو اُس کی قبر کا مقام تھا۔ یہ جائیداد یا ملکیت کا واحد ٹکڑا تھا جو اُسے وراثت میں ملا تھا، لیکن وہ

مستقبل میں اُس وعدے کی تکمیل دیکھ سکتا تھا جو خدا نے اُس سے کیا تھا، اور اُسے خدا پر بھروسا تھا۔

ابرہام: زندہ کرنے کی قوت پر بھروسا

عبرانیوں کے مصنف کو ابرہام کے ایمان کا ایک اَور پہلو ملتا ہے، جس کے باعث وہ عظیم بزرگ کے ایمان پر دوبارہ نظر کرتا ہے: "ایمان ہی سے ابرہام نے آزمائش کے وقت اضحاق کو نذر گُذرانا اور جس نے وعدوں کو سچ مان لیا تھا وہ اُس اِکلوتے کو نذر کرنے لگا۔ جس کی بابت یہ کہا گیا تھا کہ اِضحاق سے ہی تیری نسل کہلائے گی۔ کیوں کہ وہ سمجھا کہ خدا مُردوں میں سے جلانے پر بھی قادر ہے، چنانچہ اُن ہی میں سے تمثیل کے طور پر وہ اُسے پھر ملا" (عبرانیوں ۱۱: ۱۷-۱۹)۔

کتابِ مقدس میں مسیح کی فرماں بردار قربانی کے علاوہ، ایمان میں دوسرا بڑا عمل ابرہام کا وہ فرماں بردار رویہ ہے جب خدا نے اُسے اضحاق کی قربانی کا حکم دِیا۔ یہ اُس وقت ہوا جب خدا نے ابرہام کو اِضحاق کے ذریعے سے آنے والی نسل کا وعدہ دِیا اور پھر ابرہام نے اضحاق کی پیدائش کے لئے کئی سال انتظار کِیا۔ اِس دورانیے میں ابر ہام نے اپنی بیوی سارہ، جس نے خود کو بانجھ سمجھ لیا تھا، کی مدد سے اِس وعدے کی تکمیل کے لئے کچھ اقدامات اُٹھائے، اور سارہ نے ابرہام کو اپنی لونڈی ہاجرہ کو پیش کیا تا کہ ابرہام اِس وعدے کو پورا کرنے کے لئے ایک بیٹا پیدا کرے۔ ہاجرہ سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اسماعیل تھا مگر وہ موعودہ بیٹا نہ تھا۔ آخر کار، مزید کچھ عرصہ انتظار کے بعد، خدا نے سارہ کا

رحم کھولا اور یوں سارہ نے اپنے بانجھ پن اور سن یاس میں ایک بیٹا پیدا کیا جس کا نام اضحاق رکھا گیا(جب سارہ کو بتایا گیا کہ اُس کے بیٹا ہوا ہے تو وہ ہنس پڑی اِس لئے عبرانی زبان میں اضحاق کا مطلب ''ہنسی'' ہے۔ ابرہام کی ساری اُمیدیں اور اُس کی منزل محض اسی بچے میں سمٹی ہوئی تھی۔

خدا، ابرہام کے پاس آیا اور اُسے کہا: ''تو اپنے بیٹے اِضحاق کو جو تیرا اِکلوتا ہے اور جسے تُو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے ملک میں جا اور وہاں اُسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو مَیں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا'' (پیدائش ۲۲: ۲)۔ ابرہام، ڈرتے اور کانپتے ہوئے اضحاق کے ساتھ تین دِن کے سفر پر روانہ ہوا۔ راستے میں اضحاق نے ابرہام سے پوچھا، ''دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی کے لئے برّہ کہاں ہے؟'' (آیت ۷)۔ ابرہام نے جواب دِیا ''خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برّہ مہیا کرلے گا'' (آیت ۸)۔

میرا خیال ہے کہ ہم اِس کہانی کو پڑھتے ہوئے ابرہام کو ایک عارضی مقدس بنا سکتے ہیں جس میں ایک قسم کا تقویٰ ہے، جیسے وہ اضحاق سے کہہ رہا ہو، ''ارے، اِس کی فکر نہ کرو بیٹا، جب ہم پہاڑ پر پہنچیں گے تو خدا ہمیں ایک برّہ فراہم کرے گا۔'' یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابرہام کانپ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ: ''خدا مجھے ایسا کرنے کے لئے کیسے کہہ سکتا ہے؟ خدا مجھے ایسے وقت میں ایسی جگہ پر کیسے بلا سکتا ہے کہ مَیں ایسا کام کر سکوں؟'' نہیں اِس کے برعکس اُس نے خدا پر بھروسا کِیا، اور ایمان رکھا کہ اِضحاق کی قربانی کے بعد خدا اُسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے (عبرانیوں ۱۱:۱۹)۔

تب ابرہام خدا کے مقرر کردہ پہاڑ پر گیا، قربان گاہ بنائی، اُس پر لکڑیاں پھیلائیں اور اپنے بیٹے کو باندھ کر قربان گاہ پر رکھ دِیا۔ لیکن جب اُس نے چھری اُٹھائی، تو آخری لمحے میں خدا نے مداخلت کی اور کہا، "تو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا اور نہ اُس سے کچھ کر، کیوں کہ مَیں اب جان گیا کہ تُو خدا سے ڈرتا ہے" (پیدائش ۲۲: ۱۲)۔ یہ مطلق حد تک ایمان کی کہانی ہے۔ محض ایک چیز جو بائبل میں اِس سے تجاوز کرتی ہے وہ خود مسیح کا ایمان ہے۔

ابرہام کی اولاد: ایمان کی میراث

عبرانیوں کا مصنف اب ابرہام کی اولاد کی طرف رجوع کرتا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ: "ایمان ہی سے اِضحاق نے ہونے والی باتوں کی بابت بھی یعقوب اور عیسو دونوں کو دُعا دی" (عبرانیوں ۱۱: ۲۰)۔ اگرچہ عیسو اضحاق کا سب سے بڑا بیٹا تھا، لیکن اُس نے اپنے پہلوٹھے ہونے کو ناچیز جانا اور اِسے یعقوب کو بیچ کر دِیا (پیدائش ۲۵: ۳۴)، یعقوب نے دھوکے اور فریب سے اِس سے بھی بڑی نعمت حاصل کرلی (پیدائش ۲۷: ۲۷-۲۹)، ایسا خدا کی حاکمیت کے منصوبے کے تحت ہوا۔ عبرانیوں کا مصنف غور کرتا ہے کہ "ایمان ہی سے یعقوب نے مرتے وقت یوسف کے دونوں بیٹوں میں سے ہر ایک کو دُعا دی اور اپنے عصا کے سِرے پر سہارا لے کر سجدہ کِیا" (عبرانیوں ۱۱: ۲۱)۔

اِس کے بعد ہم یوسف سے ملتے ہیں۔ اُس کے متعلق صرف ایک جملہ بیان کیا گیا ہے، "ایمان ہی سے یوسف نے جب وہ مرنے کے قریب تھا بنی اسرائیل کے خروج کا

ذکر کِیا اور اپنی ہڈیوں کی بابت حکم دِیا" (عبرانیوں ۱۱: ۲۲)۔ پرانے عہد نامے میں اگر کوئی کردار ایمان کے مطابق زندگی بسر کرتا تھا تو وہ یوسف تھا۔ اُس کے ساتھ یہودی ایمان سے تعلق رکھنے والا کوئی ہم وطن نہ تھا۔ وہ ایک غیر ملکی قید خانے میں تھا، اُس پر جھوٹے الزامات لگائے گئے، اُسے غیر منصفانہ طور پر سزا دی گئی اور وہ وہاں اکیلا تھا۔ لیکن اُس نے قید خانے میں خدا پر بھروسا کیا یہاں تک کہ خدا نے نہ صرف اُسے رہا کِیا بلکہ اُسے مصر کی وزارت تک پہنچا دِیا، جو اُس وقت دُنیا کی سب سے مضبوط قوم تھی۔

بعد ازاں، اُس نے اپنے خاندان کو مصر میں رہنے کی دعوت دی، لیکن جب وہ بسترِ مرگ پر تھا، تو اُسے معلوم تھا کہ مستقبل میں اُس کا قبیلہ مصر چھوڑ کر موعودہ سرزمین میں چلا جائے گا۔ کیوں؟ کیوں کہ وہ خدا کے وعدے کو جانتا تھا اور اُسے علم تھا کہ مُلکِ مصر موعودہ سرزمین نہیں۔ لہٰذا، یوسف نے مصر سے بنی اسرائیل کے خروج کا بہت پہلے ہی اندازہ لگا لیا تھا اِس لئے یوسف نے اپنی آخری وصیت نامے میں اپنی ہڈیوں کو مصر سے نکال کر موعودہ سرزمین پر واپس بھیجنے کی ہدایت کی۔ یہی وہ اِیمان ہے۔ جس میں یوسف اپنے بھائیوں سے کہہ رہا تھا: "ہو سکتا ہے کہ مَیں اِس زندگی میں زندہ رہتے ہوئے وہاں نہ پہنچ سکوں، لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ میری ہڈیاں موعودہ ملک میں دفن ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ میرے لوگ ایک دِن وہاں جائیں گے، کیوں کہ خدا نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔"

موسیٰ کے والدین: خدا پر ایمان

آیت ۲۳ میں ایمان کی پکار خروج کے واقعات کی جانب بڑھنا شروع کرتی ہے۔ "ایمان ہی سے موسیٰ کے ماں باپ نے اُس کے پیدا ہونے کے تین ماہ تک اُس کو چھپائے رکھا، کیوں کہ اُنہوں نے دیکھا کہ بچہ خوب صورت ہے اور وہ بادشاہ کے حکم سے نہ ڈرے۔" موسیٰ کے والدین مصر میں اپنی غلامی کے تاریک دِنوں میں ایمان پر ڈٹے رہے۔ اُنہوں نے اپنی سب سے قیمتی ملکیت کے لئے خدا کی پروردگاری پر بھروسا کرتے ہوئے زبردست ایمان کا مظاہرہ کیا۔

موسیٰ کے والدین کے اِس عمل کے متعلق سوچیں۔ جب فرعون نے حکم دِیا تھا کہ ہر عبرانی لڑکے کو قتل کر دیا جائے تو موسیٰ کی ماں نے اپنے شیر خوار بچے کو اُس وقت تک چھپائے رکھا جب تک اُس کی ہنسی، آہوں کی آواز کی صورت اختیار کر گئی۔ پھر اُس نے سرکنڈوں سے ایک ٹوکری بنائی، اُسے احتیاط سے ڈھک دِیا، اُس نے اُس ٹوکری میں بچہ رکھا اور دریائے نیل کی ایک ندی میں بہا دِیا۔ اُس نے الٰہی پروردگاری میں اُسے وہاں تیرنے دیا اور یوں خدا نے فرعون کی بیٹی کو اُس بچے کو تلاش کرنے، اُسے اپنا بچہ بنانے اور فرعون کے دربار میں ایک شہزادے کے طور پر پرورش کرنے کا حکم دِیا۔ ایک ماں کا ایمان کس قدر حیرت انگیز نتیجے کا باعث بنا۔

موسیٰ کی نگاہ اَجر پانے پر تھی۔

جب عبرانیوں کا مصنف خود موسیٰ پر توجہ مرکوز کرتا ہے تو وہ لکھتا ہے: "ایمان ہی سے موسیٰ نے بڑے ہو کر فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے انکار کِیا۔ اِس لئے

کہ اُس نے گناہ کا چند روز لُطف اُٹھانے کی نسبت خدا کی اُمت کے ساتھ بد سلوکی برداشت کرنا پسند کِیا۔ اور مسیح کے لئے لعن طعن اُٹھانے کو مصر کے خزانوں سے بڑی دولت جانا، کیوں کہ اُس کی نگاہ اَجر پانے پر تھی"(عبرانیوں ۱۱:۲۳-۲۶)۔

اِس مختصر بیان میں عبرانیوں کے مصنف نے موسیٰ کی زندگی بدل دینے والے فیصلے کو بیان کیا ہے۔ ہم اپنی زندگی کے فیصلے کس بنیاد پر کرتے ہیں؟ وہ کون سا اقداری نظام ہے جس کے ذریعے سے ہم کسی نہ کسی راستے پر جانے کا تعین کرتے ہیں؟ موسیٰ کو واضح طور پر ایک فیصلہ کرنا تھا، ایک ایسا فیصلہ جس میں ایک تضاد شامل تھا۔ ایک چیز کا انتخاب کرنے سے اُسے کسی دوسری چیز کو ردّ کرنا پڑا۔ ایک سمت میں جانے کے لئے اُسے دوسری سمت سے دست بردار ہونا پڑا۔ اپنی پرورش کے دوران میں، وہ محل کی دولت، تعلیمی فوائد، اچھا مقام اور دیگر مراعات سے لُطف اندوز ہوا۔ فرعون کے دربار میں پرورش پانے والے ایک نوجوان کی حیثیت سے اُس کے سامنے آسودگی اور عیش و آرام کی زندگی تھی۔ لیکن وہ اپنی زندگی میں ایک ایسے چوراہے پر آگیا جس میں اُس نے فرعون کے گھرانے کی مال و دولت میں رہنے کا انتخاب نہ کیا، بلکہ "اُس نے خدا کی اُمت کے ساتھ بد سلوکی برداشت کرنا زیادہ پسند کی۔"

اُس نے یہ انتخاب کب کِیا؟ یہ وہ وقت تھا جب اُس نے اپنے ہی لوگوں میں سے ایک کو مصری کے ہاتھوں پٹتے دیکھا اور وہ اپنے اسرائیلی بھائی کا دفاع کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُس نے اپنی حدود پار کیں اور مصری کا قتل کر ڈالا، اِس کے بعد وہ اپنی

مصری زندگی میں واپس نہ جا سکا۔ اُس نے "گناہ کا چند روزہ لُطف اُٹھانے کی نسبت" مدیانی بیابان میں جلاوطنی اور انتہائی غربت کا انتخاب کِیا۔

گناہ کبھی بھی ایک اِنسان کو حقیقی طور پر خوش نہیں کر سکتا۔ درحقیقت، گناہ خوشی نہیں لاتا، وہ محض خوشی فراہم کرتا ہے، اور جب ہم خوشی کو عیش و عشرت سے اُلجھاتے ہیں تو ہم دشمن کے بہکاوے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ گناہ کی لذتیں عارضی ہیں۔ یہ لذتیں تیزی سے گزر جاتی ہیں، اور یہاں موسیٰ کو اپنی موجودہ زندگی اور ابدی زندگی کے درمیان گناہ کی عارضی لذتوں اور مسیح کی مصیبتوں کے درمیان فیصلہ کرنا تھا، جو بے شک ہمیشہ کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔

مَیں تصور کر سکتا ہوں کہ لوگ مدیانی بیابان میں موسیٰ کے پاس آتے ہوں گے، جہاں وہ اپنی معمول کی زندگی کے لئے گزر بسر کر رہا تھا، اور لوگ یقیناً اُس سے پوچھتے ہوں گے "تم تو فرعون کے دربار میں رہتے تھے؟ مگر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" موسیٰ نے اُن کے سوالوں کا جواب اِس طرح دِیا ہو گا، "مَیں یہاں ایمان کے مطابق زندگی بسر کر رہا ہوں۔" جیسا کہ عبرانیوں کا مصنف لکھتا ہے، "اُس نے مسیح کے لئے لعن طعن اُٹھانے کو مصر کے خزانوں سے بڑی دولت جانا، کیوں کہ اُس کی نگاہ اَجر پانے پر تھی۔"

جب مَیں سمری میں تھا تو مجھے سمری کے ہی گرجا گھر میں واعظ کے لئے منتخب کِیا گیا۔ مَیں نے گناہ کے متعلق ایک پیغام دِیا۔ پیغام کے اختتام پر مجھے دو گروپوں نے سراہا۔ پہلے گروپ میں میرے ساتھی طالب علم تھے جو مجھے مبارک باد دے رہے

تھے۔ جبکہ دوسرا پروفیسر صاحبان کا گروپ تھا جو مجھ سے اِس پیغام کے باعث ناراض یا غصہ تھے۔ یہاں تک کہ اِن میں سے ایک پروفیسر نے مجھے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا اور مجھ پر بائبل کو مسخ کرنے کا الزام لگایا۔

مس یقینی طور پر کتابِ مقدس کو مسخ کرنے کا قصوروار نہیں بننا چاہتا تھا۔ لہٰذا مس اپنے ایک دوسرے پروفیسر کے پاس گیا، جس کی رائے پر مس بھروسا کرتا تھا، اور مس نے اُن سے پوچھا: ''فلاں فلاں شخص نے مجھے بتایا کہ مس نے کتابِ مقدس کو توڑ مڑور کر پیش کِیا ہے، کیا مس نے ایسا کِیا؟''مس اتنا پریشان تھا کہ مس کانپ رہا تھا۔ مجھے موت سے ڈر لگتا تھا۔ لیکن پھر پروفیسر قریب آئے اور میرے کان میں کہنے لگے، ''اوہ، تم کس قدر خوش قسمت ہو!''مس نے جواب دِیا کہ مس خود کو خوش قسمت محسوس نہیں کر رہا۔ وہ مجھے بیان کرنے لگے کہ: ''کیا تمھیں اس بات کا احساس نہیں کہ جس چیز کو تم نے ابھی پیش کِیا تھا وہ خدا کا بے مثال کلام تھا، اور یوں تم نے مکھیوں کے چھتے کو چھیڑا ہے۔''لوگ مسیح کی خاطر تم سے نفرت کر رہے ہیں۔ تم نے مسیح کی خاطر لعن طعن ہونے کا مزہ چکھا ہے! یہ ہی سب سے بڑا خزانہ ہے جو ابھی تمہارے پاس ہے۔

مجھ میں اور میرے پروفیسر میں فرق یہ تھا کہ وہ کلام پر یقین رکھتا تھا۔ لیکن مس نے یقین نہ کِیا۔ مس محض اِن حالات کے باعث اپنی زندگی سے بھاگنا چاہتا تھا۔ مس محض ایک نوجوان تھا، لیکن میرا پروفیسر خدا کی باتوں اور اُس کے کلام کو سمجھتا تھا، بالکل ویسے ہی جیسے موسیٰ۔

غیر مستقل دُنیا

عبرانیوں کا مصنف ایمان کی ایک سے بڑھ کر ایک مثال پیش کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور مزید بیان کرتا ہے کہ:

"ایمان ہی سے اُس [موسیٰ] نے بادشاہ کے قہر کا خوف نہ کر کے مصر چھوڑ دِیا۔ اِس لئے کہ وہ اَن دیکھے کو گویا دیکھ کر ثابت قدم رہا۔ ایمان ہی سے اُس نے فسح کرنے اور خون چھڑکنے پر عمل کِیا تاکہ پہلوٹھوں کا ہلاک کرنے والا بنی اسرائیل کو ہاتھ نہ لگائے۔ ایمان ہی سے وہ بحرِ قُلزم سے اِس طرح گُذر گئے جیسے خشک زمین پر سے اور جب مصریوں نے یہ قصد کِیا تو ڈوب گئے۔ ایمان ہی سے راحب فاحشہ نافرمانوں کے ساتھ ہلاک نہ ہوئی، کیوں کہ اُس نے جاسوسوں کو امن سے رکھا تھا۔ اب اَور کیا کہوں؟ اتنی فُرصت کہاں کہ جدعون اور برق اور سمسون اور اِفتاہ اور داؤد اور سموئیل اور اَور نبیوں کے احوال بیان کروں۔ اُنہوں نے ایمان ہی کے سبب سے سلطنتوں کو مغلوب کیا۔ راست بازی کے کام کئے۔ وعدہ کی ہوئی چیزوں کو حاصل کِیا۔ شیروں کے منہ بن کئے۔ آگ کی تیزی کو بجھایا۔ تلوار کی دھار سے بچ نکلے۔ کمزوری میں زور آور ہوئے۔ لڑائی میں بہادر بنے۔ غیروں کی فوجوں کو بھگا دِیا۔ عورتوں نے اپنے مُردوں کو پھر زندہ پایا۔ بعض مار کھاتے کھاتے مَر گئے مگر رہائی منظور نہ کی تاکہ اُن کو بہتر قیامت نصیب ہو۔ بعض ٹھٹھوں میں اُڑائے جانے اور کوڑے کھانے بلکہ زنجیروں میں باندھے جانے اور قید میں پڑنے سے آزمائے گئے۔ سنگسار کئے گئے۔ آرے سے چیرے گئے آزمائش میں پڑے۔ تلوار سے مارے گئے۔ بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے محتاجی میں۔ مُصیبت میں۔

بد سلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے۔ دُنیا اُن کے لائق نہ تھی۔ وہ جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ پِھرا کئے" (عبرانیوں ۱۱:۳۷-۳۸)۔

ہم ایک ایسی دُنیا میں رہتے ہیں جہاں بھکاری گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں اور شہزادے گندے لباس پہنے ہوئے ہیں۔ عبرانیوں ۱۱ باب میں جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ ایسے لوگ تھے جنہیں سنگسار کیا گیا، وہ مصبیت اُٹھاتے اور بد سلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے، دُنیا اُن کے لائق نہ تھی وہ جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ پِھرا کئے۔ اِن سب مصائب کے علاوہ، اُنہوں نے اپنی زندگیوں میں خدا کے وعدوں کی تکمیل کا تجربہ نہ کِیا: "اور اگرچہ اِن سب کے حق میں ایمان کے سبب سے اچھی گواہی دی گئی تو بھی اُنہیں وعدہ کی ہوئی چیز نہ مِلی۔ اِس لئے کہ خدا نے پیش بینی کر کے ہمارے لئے کوئی بہتر چیز تجویز کی تھی تا کہ وہ ہمارے بغیر کامِل نہ کئے جائیں" (آیات ۳۹-۴۰)۔

مُصنف کہہ رہا ہے کہ اِن مقدسین کو ہمارا انتظار کرنا پڑا۔ ذرا تصور کریں کہ اگر خدا نے پچاس سال پہلے، تیس سال پہلے، یا دس سال پہلے نجات کا اپنا کام کو مکمل کر لیا ہوتا تو ہم میں سے کتنے لوگ بادشاہی سے محروم رہتے؟ لیکن ہماری خاطر ہمارے باپ دادا نے اِن ناقابلِ بیان ہولناکیوں کو برداشت کِیا اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس پر ہمیں باقاعدگی سے نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے کلیسیائی تاریخ، اور بائبلی تاریخ سے خود کو الگ کر لیا ہے، اور ہم اُن چیزوں پر بہت کم دھیان دیتے ہیں جن کی قیمت ہمارے باپ دادا نے اپنی جانوں اور اپنی جائیداد یا ملکیت سے ادا کی تھی۔

جب مَیں سولھویں صدی عیسوی میں اِنجیل کو تاریک دَور سے نکالنے کے لئے ادا کی گئی قیمت کے متعلق سوچتا ہوں اور پھر اکیسویں صدی کے آغاز میں اِن ہی مسائل کو غیر ذمہ دارانہ انداز میں دیکھتا ہوں تو مَیں سمجھ نہیں پاتا۔ یا تو ہم اِنجیل کی فصاحت کو نہیں سمجھتے یا ہم خدا کے لوگوں کی تاریخ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ حقیقی معنوں میں ہمارے باپ دادا کا خون آج ہم پر سوال اُٹھاتا ہے، کیوں کہ ہم وہ قربانیاں دینے کے لئے تیار نہیں جو اُنہوں نے ہمارے لئے دیں، اور بے شک خدا بزدلوں پر مشتمل کلیسیا کی عزت نہیں کرے گا۔ اگر ایک کلیسیا کو فاتح کلیسیا حاصل کرنی ہے تو اُسے سب سے پہلے کلیسیائی مجاہد بننا ہو گا۔ کلیسیا کو روحانی جنگ میں داخل ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے، جو ہماری زندگیوں کی قیمت ادا کر سکتی ہو۔ تاہم، اگر ہم کلیسیائی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اِنجیل اُن اَدوار میں سب سے زیادہ وضاحت اور چمک کے ساتھ پھیلی تھی جب ایمان کے محافظین نے اپنا زیادہ تر وقت قید خانوں میں گزارا تھا۔ لیکن ہم اِس دُنیا کی آسائشوں سے اِس قدر لُطف اندوز ہوتے ہیں کہ ہم اُن لوگوں کی طرح زندگی گزارنے کے بجائے ایسے لوگوں کو پسند کرتے ہیں جو زمین کے زائرین ہیں اور جو یہیں قیام پذیر ہیں۔

عبرانیوں ۱۱ باب میں ایمان کی اِس یاددہانی کا ایک نتیجہ یہ ہے، جو ۱۲ باب کے آغاز میں آتا ہے۔ مَیں ہمیشہ سوچتا ہوں کہ ایک باب اِس لفظ "پس" سے کیسے شروع ہو سکتا ہے، کیوں یہ لفظ اُس اختتام کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اِس سے پہلے واقع ہوا ہو، لیکن عبرانیوں ۱۲ باب میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہمارے مفاد کے لئے نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ:

"پس جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دُور کر کے اُس دَوڑ میں صبر سے دَوڑیں جو ہمیں دَر پیش ہے اور ایمان کے بانی اور کامِل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں" (عبرانیوں ۱۲:۱-۲)۔

کیا یہ دلچسپ نہیں کہ اِن تمام زمینی سورماؤں کو دیکھنے کے بعد عبرانیوں کا مصنف آخر میں لکھتا ہے، "آیئے ایمان کے بانی اور کامِل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اُس خوشی کے لئے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کر کے صلیب کا دُکھ سہا اور خدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا" (عبرانیوں ۱۲:۲)۔ اگلے باب میں ہم غور کریں گے کہ یسوع کے لئے ہمارے ایمان کا بانی اور کامِل ہونے کا کیا مطلب ہے۔

باب سوم

خدا کی طرف سے نعمت

ایک دفعہ میری گفتگو ایک ملازمہ سے ہوئی جسے مَیں بتا رہا تھا کہ فلوریڈا ریاست میں رہنا کتنا شان دار لگتا ہے خصوصاً، سال کے سرد مہینوں میں۔ اُس خاتون نے اشارہ کرتے ہوئے بتایا وہ شمال کی طرف سے ہے، اور کہنے لگی کہ ''مَیں اپنی روح کی نجات کے لئے شمال کی طرف واپس نہیں جاؤں گی۔'' مَیں نے کہا: ''ٹھیک ہے، آپ اور مَیں اِس وقت اختلاف رکھتے ہیں۔ مجھے بھی شمال کی طرف واپس جانے کی کوئی خواہش نہیں، لیکن اگر اِس کا مطلب میری روح کی نجات ہے تو مَیں جانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کروں گا۔''

جب ہم کہتے ہیں کہ: ''مَیں اپنی روح کی نجات کے لئے ایسا یا ویسا نہیں کروں گا،'' تو ہم مزاحیہ انداز میں بات کر رہے ہوتے ہیں۔ مَیں یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ جو لوگ یہ جملہ استعمال کرتے ہیں، اُنہوں نے اپنے اِن الفاظ کے لغوی مطلب پر حقیقی غور و فکر نہیں کی۔ اور نہ ہی وہ اپنی روح کے متعلق کوئی بیان دے رہے ہیں۔ وہ محض ایک معروف اسلوب استعمال کر رہے ہیں۔

سترہویں صدی عیسوی میں کلیسیا اور وسیع تر ثقافت کے لوگ اِنسانی روح کی نجات کے بارے میں بہت فکر مند تھے۔ ویسٹ منسٹر اقرار الایمان اِس تشویش کو ظاہر کرتا ہے، جس میں نجات کے لئے بائبلی تقاضوں کو کچھ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ باب ۱۴ نجات بخش ایمان کے لئے کلیدی شرط بیان کرتا ہے۔ اِس باب کا عنوان ''نجات بخش ایمان کے بارے میں'' ہے۔ اور اِس کا آغاز اِن الفاظ سے ہوتا ہے ''ایمان کا فضل جس

کے ذریعے سے برگزیدہ اپنی روحوں کی نجات کے یقین کے قابل بنائے جاتے ہیں، یہ اُن کے دِلوں میں مسیح کے روح کا فضل ہے۔۔۔"

اِن ابتدائی چار الفاظ پر محتاط انداز سے غور کریں۔ اقرار الایمان محض ایمان کے متعلق بات نہیں کرتا۔ بلکہ یہ ہماری توجہ "اِیمان کے فضل" کی طرف مبذول کرواتا ہے۔ اقرارلایمان اِس ایمان کو فضل کہتا ہے، کیوں کہ ہمارے پاس یہ ایمان خدا کی طرف سے ایک نعمت کے طور پر ہے—ایک ایسی چیز جسے ہم خرید نہیں سکتے، جسے کما نہیں سکتے، یا جسے ہم کسی بھی طرح سے حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوسکتے۔ علمِ الٰہی میں فضل کی عام اصطلاح "خُدا کی مفت بخشش" کا نام ہے۔ پس اِیمان خدا کے فضل کا مظہر ہے۔ سادہ الفاظ میں نجات یافتہ لوگ اپنی روحوں کی نجات کے مقصد کا یقین کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ ایمان کو اِنسانی روح کے کمال کے طور پر نہیں دیکھا جاتا۔ نہ ہی ایمان ایسی چیز ہے جسے فطری طور پر گناہ میں گِرا ہوا شخص استعمال کرتا ہے۔

یہاں اُس واقعے کا خلاصہ پنہاں ہے جو علم الٰہی میں بہت زیادہ تصادم کا باعث ہے۔ ایک طرف خدا کو ایمان کی ضرورت ہے، اور دوسری طرف کتابِ مقدس فرماتی ہے کہ کوئی بھی شخص نجات بخش ایمان کو تب تک استعمال نہیں کر سکتا جب تک خدا اُسے بااختیار یا اُس کے قابل بنانے کے لئے کوئی مافوق الفطرت کام نہ کرے۔

جس کا تُو نے حکم دِیا ہے اُس کی توفیق

یہ بدعتی پیلاجیس اور ہیپو کے اوگسطس کے درمیان قدیم تنازعے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اوگسطس نے ایک دُعا لکھی جس میں وہ کہتا ہے، "اے خداوند، جو حکم تو دیتا ہے اُسے عطا کر اور جو تو چاہتا ہے اُس کا حکم دے۔" پیلاجیس نے دُعا کے پہلے حصے پر اعتراض کِیا۔ اُس نے پوچھا: "تم خدا سے یہ کیوں مانگتے ہو کہ وہ تمہیں ایسی چیز دے جس کی اُس کو ضرورت ہے؟" پیلاجیس بنیادی طور پر کہہ رہا تھا: "اگر خدا ایک شخص سے کسی چیز کا مطالبہ کرتا ہے، تو اُس شخص کے اندر اُس ضرورت کو پورا کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ بصورتِ دیگر، خدا ناراست ہو گا۔"

پیلاجیس نے حتمی نتیجہ اخذ کِیا کہ چونکہ خدا لوگوں سے کاملیت کا مطالبہ کرتا ہے، لہٰذا، لوگوں میں خدا کے فضل سے کسی بھی مدد کے بغیر کامِل ہونے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ لیکن اوگسطس نے کہا، ہم خدا کو اُس وقت تک خوش نہیں کر سکتے جب تک کہ خدا اپنے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کسی طرح ہماری مدد نہ کرے۔

یہ تنازعہ دراصل گناہ کے نظریے پر تھا۔ اوگسطس کا کہنا ہے کہ خدا اُن لوگوں کے لئے اپنے تقاضے پورے کرتا ہے جو گناہ میں گِرے ہوئے، فطری بگاڑ کا شکار ہیں اور جو اپنے اندر ایمان پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہیں۔ آدم کے گناہ میں گرنے سے پہلے وہ فضل کی مافوق الفطرت مدد کے بغیر خدا کو ایمان کے ساتھ جواب دینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ آگسٹس کے مطابق گناہ میں گِرنے کے بعد اِنسان میں اِس صلاحیت سے محروم ہے، لہٰذا، فضل ہمارے لئے اِن تقاضوں کی تکمیل کے لئے ایک لازمی شرط ہے۔

ویسٹ منسٹر اقرارالایمان کا علمِ الٰہی پورے طور پر اوگسطس کی تعلیم پر مبنی ہے۔ جب اقرارالایمان نجات بخش ایمان کی بات کرتا ہے، تو وہ اوگسطس اور کلیسیا کی تعلیم کی بازگشت کر رہا ہوتا ہے اور یہ بھی کہ خدا کی خوشنودی کے لئے جس ایمان کی ضرورت ہے وہ ایسی چیز نہیں جسے ہم اپنی طاقت سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ہم میں نجات بخش ایمان ہے، تو لازم ہے کہ خدا روح القدس ہمارے دِلوں کو تبدیل کرے۔

اصلاحی علم الٰہی ''آرڈو سلوٹس'' یعنی نجات کی ترتیب کی بات کرتی ہے، جو اُن واقعات کی منطقی ترتیب کا تجزیہ ہے جن کا واقع ہونا کسی بھی شخص کی مخلصی کے لئے ضروری ہے۔ مثال کے طور پر ہم کہتے ہیں کہ ہم ایمان سے راست باز ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ راست بازی کے لئے ایک منطقی شرط ایمان ہے۔ لہٰذا، نجات کی ترتیب میں ایمان، راست بازی سے پہلے آتا ہے۔ ایمان، راست بازی کا پھل نہیں؛ راست بازی ایمان کا پھل ہے۔ ایمان سے پہلے کیا آتا ہے؟ آرڈر سلوٹس کے مطابق وہ واقعہ جو اِیمان سے پہلے آتا ہے وہ نئی پیدائش ہے۔

نئی پیدائش کو عمومی طور پر ''دوبارہ پیدا ہونا'، ''نئی پیدائش''، یا ''نئے سِرے سے پیدا ہونے'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعے سے خدا روح مافوق الفطرت اور الٰہی طور پر ہمارے دِلوں کی میلا کو بدل دیتا ہے۔ اور جب ہم پست حالت میں ہوتے ہیں تو ایسی صورتِ حال میں پرانا عہد نامہ بیان کرتا ہے کہ ہمارے دِل پتھر ہوتے ہیں اور ہمارے خیال، خواہشات بُری ہوتی ہیں (موازنہ؛ حزقی ایل ۱۱: ۱۹-۲۰؛ پیدائش ۶:۵)۔ اسی طرح نیا عہد نامہ بیان کرتا ہے کہ ہم روحانی طور پر مُردہ ہیں

(افسیوں۱:۲)۔ نئ پیدائش اُس وقت ہوتی ہے جب روح القدس کسی ایسے شخص کے پاس آتا ہے جو روحانی طور پر مُردہ ہوتا ہے لیکن پاک روح اُسے روحانی طور پر زندہ کرتا ہے۔ اِس کے نتیجے میں، اگرچہ اُس کا دِل پتھر (خدا کے لئے بے حِس) تھا، لیکن روح القدس کے کام کے باعث اب اُس کا دِل خدا کی باتوں پر ردِ عمل ظاہر کرتا ہے۔

یسوع مسیح یوحنا کی انجیل میں اسی واقعے کے متعلق نیکُدیمس کو بیان کرتے ہیں کہ، ''جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا'' اور ''جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا'' (یوحنا۳:۳،۵)۔ لفظ ''جب تک'' اِس بات کی نشان دہی کرتا ہے جسے ہم ''ضروری حالت'' کہتے ہیں۔ یسوع نیکُدیمس کو بیان کر رہا تھا کہ ''اِنسان کے ساتھ ایسا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ سکے۔'' جس ضرورت کے متعلق یسوع نے نیکُدیمس کو آگاہ کیا وہ روح سے نئے سِرے سے پیدا ہونے کا تجربہ ہے۔

نئ پیدائش کا مطلب ہے ''نئے سرے سے پیدا ہونا۔'' یہ ایک نئ شروعات ہے، اور ایک نئ پیدائش ہے۔ ہم اِس دُنیا میں حیاتیاتی طور پر زندہ لیکن روحانی طور پر مُردہ پیدا ہوئے ہیں۔ روحانی طور پر زندہ ہونے کے لئے ہمیں اپنے دِلوں میں روح القدس کے مافوق الفطرت کام کی ضرورت ہے۔

ایسی صورتِ حال میں معروف اِنجیلی نقطہ نظر یہ ہے کہ اگر آپ نئے سِرے سے پیدا ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو ایمان رکھنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا، عام خیال کے مطابق اِیمان، نئ پیدائش سے پہلے آتا ہے۔ اِس نظریے کے مطابق ہم پست اور جسمانی حالت

میں ہیں، گناہوں اور زیادتیوں کے باعث مُردہ ہیں اِس لئے ہم نئے سِرے سے پیدا ہونے کے لئے اِیمان لا سکتے ہیں۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ یہ نظریہ نئے عہد نامے میں نئی پیدائش کے متعلق سکھائی جانے والی ہر تعلیم کے ساتھ تصادم رکھتا ہے۔ اگر ہم خود کو روحانی موت میں چھوڑ دیں تو ہم کبھی بھی خدا کی باتوں کی طرف مائل نہیں ہوں گے۔ جیسے یسوع مسیح نے فرمایا"میرے پاس کوئی نہیں آسکتا جب تک باپ کی طرف سے اُسے یہ توفیق نہ دی جائے"(یوحنا٦: ٦۵)۔ اِس کی حتمی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ اِنجیل پر ایمان کے ساتھ ردِ عمل کرتے ہیں اور بعض ایسا نہیں کرتے، کیوں بعض روح القدس سے نئے سِرے سے پیدا ہوتے ہیں۔

اِس نظریے کا کٹھن پہلو یہ ہے کہ روح القدس ہر ایک کو روحانی طور پر زندہ نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ اِس نظریے کے باعث ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اگر نجات بخش ایمان روح القدس کی نعمت ہے، اور اگر خدا نجات کے لئے اِس نعمت کا مطالبہ کرتا ہے، تو وہ اِسے ہر ایک کو کیوں نہیں دیتا؟

ایمان کے لئے برگزیدگی کی ضرورت

ایمان ہمیں برگزیدگی کے نظریے کی طرف لاتا ہے۔ ویسٹ منسٹر اقرارالایمان کے پہلے جملے میں نجات بخش ایمان کا تعلق برگزیدگی سے ہے: "ایمان کا فضل جس کے ذریعے سے برگزیدہ لوگ اپنی روح کی نجات کے یقین کے قابل بنائے جاتے ہیں یہ اُن کے دِلوں میں مسیح کے روح کا فضل ہے۔۔۔" یہ بیان اِس بات کی نشان

دہی کرتا ہے کہ ہر شخص ایمان دار ہونے کے قابل نہیں، بلکہ محض وہی لوگ جن کو خدا اِس قابل بنانے کی نعمت دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ برگزیدگی کے نظریے کا یہی خلاصہ ہے۔

جب پولُس رسول نے روم کی کلیسیا کو اِس نظریے کی وضاحت لکھی تو اُس نے مایوسی کے جواب کی توقع کی۔ وہ بیان کرتا ہے کہ: ”پس ہم کیا کہیں؟ کیا خدا کے ہاں بے اِنصافی ہے؟ ہرگز نہیں! (رومیوں ۹: ۱۴)۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا نے حکم دیا ہے کہ وہ جس پر رحم کرنا چاہتا ہے رحم کرتا ہے، اور یہ کہ اُسے کبھی بھی اپنے فضل کی نعمتوں کو تمام لوگوں کو یکساں طور پر دینے کی ضرورت نہیں (موازنہ؛ خروج ۳۳: ۱۹؛ رومیوں ۹: ۱۵)۔ رحم کا سب سے بڑا کام جو خدا کرتا ہے وہ ایمان کی نعمت دینا ہے۔

اِس موضوع پر اِفسیوں ۲ باب میں سب سے اہم متن موجود ہے۔ پولُس اِس باب کا آغاز اِس طرح کرتا ہے ”اس نے تمہیں بھی زندہ کِیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مُردہ تھے۔ جن میں تم پیشتر دُنیا کی روِش پر چلتے تھے اور ہوا کی عمل داری کے حاکم یعنی اُس رُوح کی پیروی کرتے تھے جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے۔ اِن میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی گذارتے، جسم اور عقل کے اِرادے پورے کرتے تھے اور دوسروں کی مانند طبعی طور پر غضب کے فرزند تھے“ (اِفسیوں ۱: ۲-۳)۔ رسول یہاں بیان کرتا ہے کہ اگرچہ مسیحی پوری اِنسانیت کے ساتھ ایک مشترکہ، پست، بدعنوان اِنسانیت کا اشتراک کرتے ہیں، لیکن اُنہیں خدا کے فضل سے مستعد یا زندہ رہنے کے لئے ایک ناقابلِ بیان فائدہ حاصل ہوا، جس کے ذریعے سے اُنہیں جسم اور عقل کی خواہشات کے مطابق چلنے سے روک دِیا گیا ہے۔

دوسرے لفظوں میں ایمان داروں کو اُس وقت مخلصی دی گئی جب وہ مُردہ اور فطری طور پر دوسروں کی مانند غضب کے فرزند تھے۔

لیکن پھر پولُس آگے بیان کرتا ہے "مگر خدا نے اپنے رحم کی دَولت سے اُس بڑی محبت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی۔ جب قصوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زِندہ کِیا۔ (تم کو فضل ہی سے نجات ملی ہے)۔ اور مسیح یسوع میں شامل کر کے اُس کے ساتھ جلایا اور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بٹھایا تاکہ وہ اپنی اُس مہربانی سے جو مسیح یسوع میں ہم پر ہے آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی بے نہایت دَولت دِکھائے" (آیات ۴-۸)۔ پھر وہ بیان کرتا ہے: "کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہے" (آیت ۸)۔

الٰہی مسائل کا ایک پورا دائرہ کار اِس بات پر مرکوز ہے کہ پولُس یہاں کیا بیان کرنا چاہتا ہے جب وہ لکھتا ہے کہ: "یہ تمہاری طرف سے نہیں۔" وہ کیا ہے جو ہماری طرف سے نہیں، کیا یہ فضل ہے جو ہماری طرف سے نہیں؟ یا یہ ایمان ہے؟

بہت سے ایمان دار کہتے ہیں؛ "مںں تسلیم کرتا ہوں کہ مںں فضل کے بغیر ایمان نہیں لا سکتے، اور ظاہر ہے کہ فضل کوئی ایسی چیز نہیں جو میری طرف سے ہو؛ بلکہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ لہٰذا، مجھے فضل کی مدد کی ضرورت ہے، لیکن بعض لوگوں کا نجات یافتہ ہونا اور دیگر جو غیر نجات یافتہ ہیں اِس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ تو فضل کی پیشکش پر "ہاں" کہتے اور دیگر اِس کے لئے "نہ" کہتے ہیں۔ لہٰذا، ایک شخص اس عبارت

کی تفسیر اِس طرح کر سکتا ہے کہ ہم نجات پا چکے ہیں، کیوں کہ ہم فضل کی پیش کش پر بھروسا کرتے ہیں، اور یہ فضل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔

تاہم، اس سے کیا مراد کہ "یہ تمہاری طرف سے نہیں"؟ کیا یہ فضل ہے یا ایمان؟

یونانی گرامر کے تمام قواعد کے مطابق، اِس سوال کا صرف ایک ہی ممکنہ جواب ہے۔ اِس متن کی گرامر کی ساخت میں اِس لفظ کا پیش رُو لفظ اِیمان ہے۔ رسول بیان کرتا ہے کہ ہم ایمان کے ذریعے سے فضل سے نجات پاتے ہیں، اور یہ ایمان جس کے ذریعے سے ہم نجات یافتہ ٹھہرے ہیں وہ ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہمارے لئے نعمت ہے۔

جب ہم الٰہی رحم کی دولت کے بارے میں سوچتے ہیں جس سے ہمیں مخلصی ملی اور اِس حقیقت پر غور کرتے ہیں کہ ایمان سے ہم نے نجات پائی تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ نجات ہماری اپنی مرضی سے نہیں بلکہ مافوق الفطرت مداخلت کے براہِ راست نتیجے سے ہمارے زندگیوں میں آئی ہے۔ اِس نعمت کی شکر گزاری کرنے اور خدا کو دھن باد کہنے کے لئے ہمیں اُس کے قدموں میں جھک جانا چاہئے۔

ہم سب کی ایک ہی کہانی ہے جب ایسے حالات تجرباتی طور پر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم نے مسیح کو جسمانی طور پر قبول نہیں کِیا۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا پاک روح کے باطنی کام نے ہمیں اُن لوگوں میں سے تبدیل کِیا جو یا تو خدا کی باتوں کے مخالف تھے یا جو خدا کی باتوں کو قبول کرتے تھے۔

باب چہارم

خدا کا کلام: باعثِ تقویت

میتھوڈزم کے بانی جان ویزلی نے گواہی دی کہ اُنہیں اپنے تبدل کا تجربہ اُس وقت ہوا جب وہ پہلے ہی ایک مقرر پاسبان تھا۔ وہ لندن میں الڈر سگیٹ اسٹریٹ میں ایک اجلاس میں رومیوں کی کتاب کا ایک واعظ سُن رہا تھا، جب اُس نے بائبل کے وہ الفاظ سُنے - جو اُس نے پہلے بھی کئی بار سُنے تھے - اُس نے اچانک محسوس کیا کہ اُس کا دِل "حیرت انگیز طور پر گرم" ہے۔ اُس نے یہ واقع مسیح میں اپنا تبدل قرار دِیا۔

اسی طرح، اوگسطس نے اپنی عیاش زندگی گزارنے کے دوران میں کچھ بچوں کو باغ میں ایک کھیل "Tolle lege, tolle lege" کھیلتے ہوئے سُنا، یعنی "اٹھو اور پڑھو۔" اُس نے اوپر نگاہ کی تو اُسے رومیوں کے خط میں سے ایک مسودہ دکھائی دِیا۔ جب

اُس نے کھولا تو اُس کی نظر رومیوں ۱۳:۱۳-۱۴ پر پڑی: ''جیسا دِن کا دستور ہے شایستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے۔ نہ زِناکاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے۔ بلکہ خداوند یسوع مسیح کو پہن لو اور جسم کی خواہشوں کے لئے تدبیریں نہ کرو۔'' خدا کے کلام نے اُس کے دِل پر گہرے طور سے اثر کِیا اور اُس نے اِنجیل کے پیغام پر ردِ عمل ظاہر کِیا۔

میرے اپنے تبدل کے تجربے میں، ایک نوجوان نے مجھے واعِظ کی کتاب کی ایک آیت کا حوالہ دِیا: ''جب بادِل پانی سے بھرے ہوتے ہیں تو زمین پر برس کر خالی ہو جاتے ہیں اور اگر درخت جنوب کی طرف یا شمال کی طرف گِرے تو جہاں درخت گِرتا ہے وہیں پڑا رہتا ہے'' (واعظ ۱۱:۳)۔ میں تاریخ میں شاید وہ واحد شخص جو اِس مخصوص آیت کے ذریعے سے تبدیل ہوا، کیوں کہ مجھے محسوس ہوا کہ—بے ترتیب، سڑا ہوا، بے پھل اور بے کار درخت کی یہ تصویر مجھے میری زندگی کی تصویر پیش کر رہی ہے۔ میں نے خود کو ایک بوسیدہ درخت کے طور پر دیکھا، اور خدا نے اِس آیت کو میرے نجات بخش ایمان کے لئے استعمال کِیا۔

تبدل کے یہ تمام تجربات جتنے بھی مشکل ہیں، لیکن اِن میں ایک بات مشترک ہے اور وہ ہے—خدا کے کلام کا کردار۔ لاکھوں نہیں تو ہزاروں ایمان دار اِس بات کی گواہی دے سکتے ہیں کہ کس طرح روح القدس نے کلام کی تیز اور بااثر قوت کے ذریعے سے اُن کی زندگیوں میں کام کِیا۔ کلامِ مقدس اِس عمل میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے

جس کے ذریعے سے روح القدس، مسیحیوں کو ایمان سے بھرتا اور اُنہیں مضبوط کرتا ہے۔

برگزیدہ اور لے پالک

گذشتہ باب میں ہم نے اِفسیوں ۲ باب کو دیکھا، جہاں پولُس رسول ظاہر کرتا ہے کہ ایمان خدا کی طرف سے ایک نعمت ہے۔ خط کے پہلے باب میں، پولُس نے الٰہی برگزیدگی اور ہمارے لے پالک ہونے کو واضح طور پر ایک دوسرے سے مربوط کِیا ہے۔ اِفسیوں کی ابتدائی آیات میں لکھا ہے "ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی رُوحانی برکت بخشی۔ چنانچہ اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لِیا تاکہ ہم اُس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک اِرادہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مُقرر کِیا کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔ تاکہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی ستائش ہو جو ہمیں اُس عزیز میں مُفت بخشا" (افسیوں ۱:۳-۶)۔

برگزیدگی خدا کی حاکمیت کا پیش سے مقرر کام ہے، جو اُس کے رحم اور فضل کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس کے تحت خدا نے ازل سے بعض لوگوں کو مسیح میں اپنی کاریگری بنانے کا فیصلہ کِیا، تاکہ ہم مسیح کی شبیہ، اُس کے جلال، اُس کی حاکمانہ مرضی اور اُس کے منصوبے کے مطابق، اُس کے حضور قابلِ قبول ٹھہرنے کے لئے تیار کئے جائیں۔ بہر حال، ایمان کے بغیر ہم خدا کے حضور قابلِ قبول نہیں، لیکن خدا ہمیں ایمان کی نعمت کے ذریعے سے اِس قابل بناتا ہے، جو ہمیں راست بازی کی طرف لے

جاتی ہے۔ لٰہذا، اِس حصے میں پولُس خدا کے اُس فضل اور رحم کے جلال کے بارے میں بات کرتا ہے جس میں وہ اِن تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔

پہلے باب کی ۱۳ آیت میں، پولُس یہ تبصرہ کرتا ہے کہ: "اُسی میں تم پر بھی جب تم نے کلامِ حق کو سُنا جو تمہاری نجات کی خوش خبری ہے اور اُس پر ایمان لائے پاک موعودہ رُوح کی مُہر لگی۔" اِس طرح ہم نئے سِرے سے پیدا ہوتے، خدا کا کلام سُنتے، اِس پر ایمان لاتے اور پھر ہم راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں، ہم لے پالک ہیں اور ہم پر پاک موعودہ رُوح کی مُہر لگی ہے۔ یہ سب چیزیں ہمارے اندر خدا کی طرف سے مخلصی کے کام کی ترتیب کا حصہ ہیں۔

اِفسیوں ۱:۱۳ میں خاص طور پر جس چیز کی مَیں نشان دہی کرنا چاہتا ہوں وہ مسیح پر بھروسا کرنا اور خدا کے کلام کو سُننے کے درمیان تعلق ہے۔ گذشتہ باب میں ہم نے ویسٹ منسٹر اقرارالایمان کے باب "نجات بخش ایمان" کے حصے کو دیکھا۔ اِس بیان میں لکھا ہے: "ایمان کا فضل جس کے ذریعے سے برگزیدہ لوگ اپنی روحوں کی نجات کے یقین کے قابل بنائے جاتے ہیں یہ اُن کے دِلوں میں مسیح کے روح کا فعل ہے۔۔۔" یہ بیان یہیں ختم نہیں ہو جاتا؛ بلکہ یہ کہتے ہوئے جاری رہتا ہے، "۔۔۔اور یہ عمومی طور پر کلام کی خدمت سے پیدا ہوتا ہے۔" یہ بائبل کے اِس بیان کی بازگشت کرتا ہے کہ "پس ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُنا مسیح کے کلام سے" (رومیوں ۱۰:۱۷)۔

ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ ایمان نئی پیدائش اور ہماری رُوح میں روح القدس کے فعل کے ذریعے سے آتا ہے۔ لیکن جس عمومی طریقے سے خدا پاک روح روحانی طور

پر مُردہ لوگوں پر کام کرتا اور اُنہیں ایمان کی نعمت عطا کرتا ہے وہ کلام کی منادی ہے۔ نئے عہد نامے میں کلامِ مقدس اور روح القدس میں امتیاز ہے، لیکن روح القدس کا فعل کبھی بھی پاک کلام سے الگ نہیں ہوتا، اور نہ روح القدس کلام کے بغیر کام کرتا اور نہ ہی کبھی کلام پاک کے خلاف کام کرتا ہے۔ روح القدس کے فعل کے ساتھ، خدا اپنے کلام کے اعلان میں زبردست شرکت کرتا ہے۔ روح القدس نے الہام کے ذریعے سے کلامِ اقدس کو مرتب کروایا۔ آج وہ اِسے ہماری تنویر کے لئے استعمال کرتا اور اِس کا اطلاق ہماری روحوں اور دِلوں پر کرتا ہے۔

لہٰذا، ایمان خدا کی طرف سے ایک نعمت ہے جو روح القدس کی معرفت دیا جاتا اور عمومی طریقے سے یہ نعمت خدا کے کلام کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ یسوع مسیح بیان کرتا ہے کہ وہ سچائی، راست بازی اور گناہ کے بارے میں قصوروار ٹھہرانے کے لئے روح القدس بھیجے گا (یوحنا۱۶: ۷-۱۱) اور وہ اپنے کلام کے ذریعے سے ایسا کرتا بھی ہے۔

سماعت کے ذریعے سے تلاش

پولُس کا نجات بخش اِیمان اور خدا کا برگزیدگی کے لئے ابدی منصوبہ، کئی لوگوں کے لئے کافی اُلجھن کا باعث بنتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھ سے پوچھا: ”میں مبلغین کی بات کیوں سُنوں یا میں گرجاگھر کیوں جاؤں؟ اگر میں برگزیدہ ہوں تو میں نجات یافتہ ہوں۔ اور اگر میں برگزیدہ نہیں، تو بس نہیں۔ لہٰذا، ایسی صورتِ حال میں میں بذاتِ خود کچھ نہیں کر سکتا۔“ میں نے جواب دِیا: ”آپ اِس زندگی میں جان

سکتے ہیں کہ آپ برگزیدہ ہیں۔ جیسا کہ پطرس رسول ہمیں بتاتا ہے، آپ اپنی بلاہٹ اور برگزیدگی کو یقینی بنا سکتے ہیں، لیکن اِس دُنیا میں یقینی طور پر نہیں جان سکتے کہ آپ برگزیدہ نہیں، کیوں کہ ہر شخص جو برگزیدہ ہے اور جو نجات بخش ایمان حاصل کرنے کے لئے آیا ہے، اُس کی زندگی میں ایک دَور تھا جب وہ بغیر اِیمان کے زندگی بسر کرتا تھا۔ مَیں نے اُسے ویزلی کی مثال دی، جس نے اپنے دِل کو "عجیب طور پر گرم" محسوس کرنے سے پہلے شاید سوچا ہو گا کہ وہ برگزیدہ نہیں، کیوں وہ ایک ایمان دار نہیں تھا اور اُس کی برگزیدگی ابھی تک پوری نہیں ہوئی تھی۔ اسی طرح، آگسٹس کی برگزیدگی کا اُس وقت تک احساس نہیں ہوا جب تک اُس نے بذاتِ خود بائبل مقدس سے رومیوں کے خط سے وہ اقتباس نہ پڑھا۔ ایک شخص اُس وقت تک نجات بخش ایمان کی طرف نہیں آسکتا جب تک کہ وہ اپنے بسترِ مرگ پر نہ ہو اور واقعی ہی بسترِ مرگ پر تبدل جیسے واقعات موجود ہیں۔ لہٰذا، اگر کوئی شخص زندگی بھر ایمان سے محروم رہے تو یہ اِس بات کا ثبوت نہیں کہ اُسے برگزیدوں میں شمار نہیں کِیا گیا۔

اُس شخص نے مزید کہا، "چونکہ مَیں اپنے طور پر ایمان پیدا نہیں کر سکتا، تو مجھے فکر مند کیوں ہونا چاہئے؟ یا مجھے گرجا گھر کیوں جانا چاہئے؟ مَیں نے جواب دِیا، "یہی وجہ ہے کہ تمھیں گرجا گھر جانا چاہئے۔" اپنے جواب میں، مَیں نے اُسے اِس اہم معاملے پر جوناتھن ایڈورڈز کی تعلیم کی طرف اشارہ دِیا۔ ایڈورڈز شاید امریکی سرزمین پر پیدا ہونے والا سب سے مضبوط، پیشتر سے تقرری کے نظریے کا حامی تھا، لیکن اُس نے اُن

لوگوں کی مدد کے لئے نظریہ قصد تشکیل دِیا جو پوچھتے ہیں، ”اگر یہ سب خدا پر منحصر ہے تو مَیں کیا کر سکتا ہوں؟“ ایڈورڈز اُنہیں جواب دیتا ہے کہ ”آپ تلاش کر سکتے ہیں۔“

یہاں اِس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ ایڈورڈز مستند تلاش کی بات نہیں کر رہا، بلکہ وہ اُن لوگوں کی بات کر رہا تھا جو مسیح سے محبت کرتے ہوئے اِس لئے کوشش کرنا جاری رکھتے ہیں تاکہ وہ مسیح کے بارے میں زیادہ علم حاصل کر سکیں۔ ایڈورڈز اپنے لوگوں سے کہتا تھا کہ ”آپ نہیں جانتے کہ آپ برگزیدہ ہیں یا نہیں۔“ مگر آپ اِس بات کا علم رکھتے ہیں کہ اگر آپ ایمان پر قائم نہیں تو دوزخ میں جائیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ معلوم کرنا آپ کے لئے مفید ہے کہ آیا آپ میں ایمان پیدا کرنے کی صلاحیت ہے یا نہیں، اور آپ جانتے ہیں کہ خدا جس عمومی طریقے سے لوگوں کو نجات بخش ایمان کی طرف لاتا ہے وہ اِنجیل کی منادی ہے۔ لٰہذا، اگر آپ خدا سے محبت نہیں رکھتے اور یہاں محض آپ کا اپنا مفاد ہے تو عقل مندی اسی میں ہے کہ آپ خود کو فضل کی راہ پر ڈال دیں؛ یعنی اپنے آپ کو وہاں رکھیں جہاں فضل کے ذرائع سب سے زیادہ مرکوز ہیں، یعنی خدا کے کلام کی منادی میں شرکت۔ ایسا کرنا آپ کے لئے مفید ہے چاہے آپ کو یہ ناگوار یا ناپسندیدہ ہی کیوں نہ لگے۔ ہو سکتا ہے کہ جب آپ کلام سُن رہے ہوں تو خدا اُسی لمحے اپنے رحم میں آپ کے دِل کو چھو لے۔“

میرا ماننا ہے کہ یہ ایک دانش مندانہ مشورہ ہے۔ اگر آپ ایمان دار نہیں تو براہِ مہربانی اِس نتیجے پر نہ پہنچیں کہ آپ کچھ نہیں کر سکتے، کیوں کہ آپ برگزیدوں میں سے نہیں۔ آپ اپنی حالت کے بارے میں ابھی کچھ نہ کچھ کر سکتے ہیں۔ آپ وہاں جا سکتے

ہیں جہاں خدا کا کلام سُنایا جا رہا ہے، چاہے آپ کے مقاصد مکمل طور پر خود غرض ہی کیوں نہ ہوں۔ ایسا ہی کریں۔ اگر آپ میں ذرا بھی دانائی ہے تو آپ اُن جگہوں کی جانب بھاگ جائیں گے۔

مستحکم ایمان

اِس بات کی تصدیق کے بعد کہ "ایمان کا فضل۔۔۔ عمومی طور پر کلام کی خدمت سے پیدا ہوتا ہے،" ویسٹ منسٹر اقرارالایمان نجات بخش ایمان کے متعلق مزید بیان کرتا ہے کہ، "ایسا ایمان ساکرامنٹوں کی ادائیگی اور دُعا جیسے وسائل کی بدولت بھی بڑھتا اور مستحکم ہوتا ہے۔"

اصلاحی علمِ الٰہی کبھی بھی راست بازی میں اضافے کی بات نہیں کرتی، کیوں کہ راست بازی محض مسیح کی راست بازی پر منحصر ہے، اور اِس راست بازی یا اہلیت کو بڑھانے کے لئے ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ یہ پہلے سے ہی کامل ہے۔ ہم بذاتِ خود نہ اِسے بڑھا سکتے ہیں اور نہ اِس میں کمی کر سکتے ہیں۔ تاہم، بائبل ایمان بڑھانے کی بات کرتی ہے۔ در حقیقت ایمان بڑھتا بھی ہے اور کم بھی ہوتا ہے (مگر بالکل ختم نہیں ہو سکتا)۔ خدا پر ہمارا ایمان ایسے خشک دَور سے گزرتا ہے جب ہم چلّاتے ہوئے کہتے ہیں، "میں اعتقاد رکھتا ہوں۔ تُو میری بے اِعتقادی کا علاج کر" (مرقُس ۹: ۲۴)۔ مختلف ادوار میں، جس ایمان کے ذریعے سے ہم مسیح سے لپٹے رہتے ہیں وہ مضبوط یا کمزور ہو سکتا ہے۔ اقرارالایمان کے مصنفین کو ایسے طریقوں کا تعین کرنے کی فکر تھی جن سے اِسے مضبوط

کیا جا سکتا ہے۔ جس ایمان سے ہمیں نجات ملی ہے وہ رائی کے دانے کے برابر ہو سکتا ہے، لیکن یہ ایمان، چاہے اپنے آغاز میں کتنا ہی محدود کیوں نہ ہو، بڑھ سکتا ہے اور مستحکم بھی ہو سکتا ہے تاکہ ہم بطورِ مسیحی زیادہ سے زیادہ ثمر آور بن سکیں۔

ایمان کا آغاز نہ صرف خدا کے مافوق الفطرت فضل پر منحصر ہے، بلکہ اِس ایمان کی مضبوطی کا اِنحصار، خدا کے تقدیسی فضل پر بھی ہے۔ جسے ہم ''فضل کے وسائل'' کہتے ہیں، یہ وہ ''ہتھیار'' ہے جس کے ذریعے سے ہمیں فضل دِیا جاتا ہے، اور یہ وسائل نہایت اہم ہیں۔ مگر یہ وسائل ہیں کیا؟

ہم نے پہلے ہی اِن میں سے ایک وسیلے پر تبادلہ خیال کرنا شروع کر دِیا ہے– یعنی کلام کی خدمت۔ مَیں جتنا زیادہ خود کو خدا کے کلام سے روشناس کروں گا، میرا ایمان اُتنا ہی بڑھے گا۔ اسی طرح، اگر مَیں کتابِ مقدس کا مطالعہ کرنے میں کوتاہی برتتا ہوں، تو مَیں ذہن کو دُنیاوی خیالات کے لئے کھول دیتا ہوں، جو میرے ایمان کی سرگرمی کو کم کر سکتے ہیں۔ اِس کے بعد مجھے کلام کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔ جب مَیں کتابِ مقدس کو پڑھتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ ''ہاں، یہ سچ ہے''، تو میری روح کو تحریک ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں ہر اتوار کی صبح گرجا گھر جانے کی ضرورت ہے اور اِس طرح کے کلیسیائی اجتماعات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے (عبرانیوں ۱۰:۲۴-۲۵)۔ ہمیں ایسے وقت میں خدا کے کلام کو سُننے پر اپنی توجہ مرکوز کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اگر مَیں یہ سوچتا ہوں کہ میری منادی کا پھل ایک ہی وعظ پر منحصر ہے جو مَیں دے چکا ہوں، تو بے شک مَیں مایوسی کے باعث اپنی خدمت چھوڑ دوں گا۔ ایک

وقت تھا جب مَیں ایک گرجاگھر میں ہر ہفتے ایک گھنٹے کی طویل کلاس پڑھاتا تھا۔ ہر ہفتے مَیں ایک ہی سوال پوچھتا کہ گذشتہ ہفتے ہم نے کیا پڑھا تھا، مگر زیادہ تر لوگوں کو یاد نہیں ہوتا تھا کہ مَیں کیا پوچھ رہا ہوں۔ بدقسمتی سے اِس تناظر میں مجھے وہ فائدہ حاصل نہیں ہوا جو سمری میں اپنے طالب علموں کو اسائنمنٹ دینے میں ہوتا تھا، کیوں کہ سمری میں میرے طالب علم بائبل کا مطالعہ کرتے، اپنے نوٹس پر غور کرتے اور سیکھائے گئے مواد کو ذہن نشین کرتے تھے۔ نتیجتاً، گرجاگھر کی کلاس میں شامل لوگوں نے ہر ہفتے جو کچھ سیکھا ہوتا تھا اُس میں سے زیادہ تر لوگ اُسے یاد نہیں رکھتے تھے۔ اگر ایک گھنٹے کی کلاس میں ایسا ہوتا ہے تو تیس منٹ کے وعظ میں کیا ہوتا ہو گا؟ لوگوں پر اِس کا کتنا اثر پڑتا ہو گا؟ کبھی کبھی مَیں وہ وعظ دیتا ہوں جو مَیں نے دو سال پہلے دِیا تھا، لیکن کوئی بھی اُس پر دھیان نہیں دیتا۔ مَیں اپنے وعظ دہراتے ہوئے فکرمند ہوتا ہوں۔ لیکن لوگ کہتے ہیں، ”اوہ، آپ نے پہلے بھی یہ کلام سُنایا ہے؟“ شاید، ہم تب اِسے سُن نہیں پائے۔ واعظین کے لئے ایسے حالات مشکل ہوتے ہیں۔

جو چیز میرے لئے سب سے زیادہ باعثِ تقویت ہے وہ ہے خدا کے کلام کی منادی، اور مَیں جانتا ہوں کہ خدا اپنے کلام کو ایک وسیلہ کے طور پر استعمال کرتا ہے تاکہ لوگوں ایمان پر قائم رہیں اور اِسے مستحکم کر سکیں۔ اُس نے وعدہ کِیا ہے کہ اُس کا کلام جو اُس کے منہ سے نکلتا ہے پورا ہو گا (یسعیاہ ۵۵:۱۱)۔ اگرچہ، بہت سے ایسے مسیحی ہیں جو اُن تین وعظوں کو بھی یاد نہیں رکھ سکتے جو وہ پہلے اپنی زندگی میں سُن چکے ہیں۔

چاہے اُن کے خیالات بھٹک بھی جائیں – تو بھی خدا کا کلام اُن پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ فضل کا ایک وسیلہ ہے۔

کلیسیائی رسومات اور دُعا

ویسٹ منسٹر اقرارالایمان اِس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کلیسیائی رسومات کی ادائیگی بھی ہمارے لئے مددگار ثابت ہوتی ہیں، کیوں کہ بپتسمہ اور پاک شراکت کی کلیسیائی رسومات، خدا کے کلام کی ٹھوس اور ظاہری (غیر زبانی) ابلاغ ہیں۔ یہ انجیل کی اُن سچائیوں کا مظہر ہیں جو نہ صرف ہمارے ذہنوں بلکہ ہمارے حواس کو بھی متاثر کرتی ہیں۔ یہ کلیسیائی رسومات ہمارے ایمان کو تقویت دیتی اور مضبوط کرتی ہیں، کیوں کہ یہ خدا کے کلام کو بھی تقویت دیتی اور اُسے مستحکم بناتی ہیں۔

اقرارالایمان میں نجات بخش ایمان کے متعلق آخری چیز جس کا ذکر کیا گیا ہے وہ دُعا ہے۔ دُعا فضل کا سب سے اہم وسیلہ ہے جو ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے دِیا گیا ہے۔ دُعا، خدا کے مفاد کے لئے نہیں۔ ہم دُعا خدا کو ایسی معلومات دینے کے لئے نہیں کرتے جو بصورتِ دیگر اُس کے پاس نہیں۔ اور نہ ہی ہم دُعا کے ذریعے سے خدا کو کائنات کا نظم و نسق بہتر بنانے کے لئے اپنا مشورہ دیتے ہیں۔ بلکہ دُعا ہمارے اپنے مفاد کے لئے ہے۔ یہ خدا کا دِیا ہوا وہ راستہ ہے جس کے ذریعے سے ہم اُس کے ساتھ وقت گزار سکتے، اُس کی حمد کر سکتے، اور اُس کا شکر ادا کر سکتے ہیں اور یوں ہم اپنی درخواستیں اُس تک پہنچا سکتے ہیں۔ اِس کے بعد جب ہم اُس کی حضوری سے اُٹھتے ہیں، تو ہم اپنی زندگیوں میں خدا کی قدرت کو کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ہم خدا کو

اپنی دعاؤں کا جواب دیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اِس سے ہمارے ایمان پر کیا اثر پڑتا ہے؟ یہ ہمارے ایمان کو مستحکم کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دُعا، فضل کا ایک بہت بڑا وسیلہ ہے۔

خدا کے کلام کی خدمت ہمارے لئے بہت اہم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے دَور میں، کتابِ مقدس کی امانت کے بہت سے مخالفین خدا کے گلّہ کے لئے بہت بڑا خطرہ ہیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو کلیسیائی رہنما سمجھے جاتے ہیں، وہ خدا کے لوگوں کو اُن کے ایمان کو مستحکم کرنے کے لئے فضل کے سب سے اہم وسائل تک رسائی کو منقطع کر رہے ہیں۔

آپ کے پاس ایک انتخاب ہے۔ آپ یا تو بائبل کے ناقدین کی بات سُن سکتے ہیں یا آپ خود بائبل پر ایمان لا سکتے ہیں۔ روح القدس کبھی بھی ناقدین کے الفاظ کے ذریعے سے خدمت کرنے کا وعدہ نہیں کرتا۔ لیکن وہ کلامِ مقدس کو پڑھنے اور اِس کا مطالعہ کرنے کے ذریعے سے آپ کی روح کی خدمت کرتا ہے۔

جب آپ اپنے ایمان کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں، یا جب آپ روح کی تاریک رات کا سامنا کرتے ہیں، یا جب آپ کو یقین نہ ہو کہ آپ خدا کے کلام کے ساتھ کہاں کھڑے ہیں، تو کتابِ مقدس کا مطالعہ کریں۔ اِن صفحات کے ذریعے سے ہی روح القدس آپ سے بات کرے گا، اور اُس ایمان کو مضبوط کرے گا جو اُس نے آپ کو سب سے پہلے دِیا تھا۔

مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول: لیگنیئر منسٹریز کے بانی اور سین فلوریڈا میں سینٹ اینڈریو چرچ کے پہلے پاسبان تھے۔ ریفارمیشن بائبل کالج کے پہلے صدر اور ٹیبل ٹاک میگزین کے مدّیر بھی تھے۔ آج بھی اُن کا ریڈیو پروگرام Renewing your Mind روزانہ دُنیا میں سینکڑوں ریڈیو اسٹیشنوں پر نشر کِیا اور آن لائن بھی سُنا جاتا ہے۔ وہ ایک سو سے زائد کُتب کے مصنف بھی تھے جن میں "خداوند کی پاکیزگی"، "خدا کی برگزیدگی" اور "ہر ایک شخص عالمِ دین ہے" شامل ہیں۔ پوری دُنیا کے گرد اُنہیں کلام کی لاخطائیت کے واضح دفاع اور لوگوں کو خدا کے کلام پر مبنی عقائد پر قائم رہنے کی ضرورت کو اُجاگر کرنے کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

ایک اَندھی چھلانگ ؟اُمید ؟ یا پھر کچھ اَور ؟

ہم اکثر لوگوں سے سُنتے ہیں ’’ تھوڑا سا ایمان رکھو‘‘۔ لیکن ایمان کیا ہے ؟ کیا یہ تاریکی میں اندھی چھلانگ ہے ؟ یا بغیر ثبوت کے کسی چیز کا یقین رکھنا ؟ بائبل مقدس ایمان کی کیا تعریف کرتی ہے ؟
اِس کتابچے میں ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول عبرانیوں ۱۱ باب میں ایمان کی بائبلی تعریف کو دیکھتے ہیں یعنی خُدا پر ایمان رکھنا اور اُس کے کلام پر مبنی زندگی بسر کرنا۔ تاریخ میں خُدا کے لوگوں کی زندگیوں کے بارے میں تلاش کرنا۔ سپرول ہمیں دکھاتا ہے کہ کس طرح مستقبل کو نہ جانتے ہوئے بھی اُنہوں نے خُدا پر بھروسا رکھا۔اُن کی طرح جب زندگی کی کشمکش درپیش ہو ہمیں بھی خُدا پر بھروسا رکھنا چاہیے۔
اہم سوالات کا سلسلہ جس میں ڈاکٹر آر۔ سی مسیحیوں کی طرف سے پوچھے گئے اہم ترین اور پُر فکر سوالات کے مختصر جوابات پیش کرتا ہے۔

ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول: لیگنیئر منسٹریز کے بانی اور سین فلوریڈا میں سینٹ اینڈریو چرچ کے پہلے پاسبان تھے۔ ریفارمیشن بائبل کالج کے پہلے صدر اور ٹیبل ٹاک میگزین کے مدّیر بھی تھے۔ وہ ایک سو سے زائد کُتب کے مصنف بھی تھے جن میں ’’خداوند کی پاکیزگی‘‘، ’’خدا کی برگزیدگی‘‘ شامل ہیں۔

UCRT
URDU CENTER FOR
REFORMED THEOLOGY
اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی

لیگنیئر لائبریری